بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی ۶؍ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی | Reg. No. L. CCLXXXVIII | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۹ — ضمیمہ درس قرآن مجید معہ پیشگی چار روپے — نمبر ۳۸

مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء مطابق ۱۳ ہاڑ سمت ۶۸ب

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ایسے خطوں کا کس طرح جواب دیا جا سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی ڈاک میں کئی ایک خطوط بیماروں کے ایسے آتے ہیں۔ جنمیں اپنی بیماری اور لاچاری کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو پڑھا ہی نہ جاوے۔ اور اگر نام پڑھا جاوے۔ تو شہر۔ مقام۔ ضلع و محلہ کا پتہ ندارد ہے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاوے تو کس طرح روانہ ہو۔ پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں۔ اور پھر دوسرے خط میں شکائت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا تھا اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے۔ ایسا ہی ایک خط اسوقت ہمارے سامنے کسی صاحب ابو الحسن نام کیطرف سے ہے جس کے متعلق ہم حیران ہیں کہ جواب کس کو روانہ کریں۔ کاش کہ فرستندگان خطوط کو اس امر کا یقین ہو جاوے۔ کہ ہر خط میں نام اور پتہ مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر ہے +

محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

تجارت کوئلہ

ہمارے دوست سید عبد الکریم صاحب جو پہلے میرٹھ میں رہتے تھے۔ آج کل ایک کوئلہ کی کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔ جن احباب کو اپنے کارخانوں میں کوئلہ جلانے کی ضرورت ہو ان کے ساتھ وہ خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کا پتہ یہ ہے

C/o S. M. Taki Coal Co.
Dhanbaid, E. I. R.

مبارک

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شب درمیانی ۶ و ۷ جولائی ۱۹۱۱ء کو قریباً ۲ بجے رات کے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بناوے۔

تلاش گم شدہ

ایک بھائی کا ایک نوٹ مبلغ ۱۰؍ کا گم ہو گیا ہے۔ نمبر ۲۵۲۳۸ EB/26 ہے اگر کسی صاحب کی نظر میں آوے تو مطلع فرماوے۔

ایک اور مہاجر

میاں نور الدین صاحب احمدی کمیشن ایجنٹ امرتسر ہجرت کر کے قادیان آ گئے ہیں اور اپنے بھائی شیر محمد صاحب کے ساتھ دوکان کرتے ہیں۔ ان کے دوستوں کو اطلاع ہو۔

دو حاجی

حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے کہ ہم دو احمدیوں کو اپنے خرچ پر حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں جو زاد راہ سے معذور اور حج کی تڑپ رکھنے والے صالح الاعمال متقی ہیں وہ درخواست کریں آپ۔ انمیں سے ایسا ہو۔ جو پہلے حج کر چکا ہو۔

جنازہ غائب

المیہ منشی محمد عثمان صاحب ہیڈ ماسٹر انسپکٹر الہ آباد نے انتقال کیا۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

دعا۔ شیخ محمد یوسف صاحب انبالہ کا بھائی شیخ پیر محمد و ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعائے صحت ہے۔

اطلاع

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور مدرسہ احمدیہ کے بعض طلباء کو چندہ فراہم کرنے کی اجازت دیگئی ہے اور اس غرض کے لئے انکو ساتھ رسید بکیں بھی دیگئی ہیں تاکہ جس سے چندہ لیں اُسے رسید بھی دیں ایسے طلباء کے پاس وصولی چندہ کے لئے ایک سند بطور اجازت نامہ ہوگی جس پر "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کی مُہر اور سکرٹری صدر انجمن احمدیہ و ہیڈ ماسٹر صاحب یا سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ کے دستخط ہونگے۔ خاکسار محمد علی سکرٹری ۹

آمین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں لکھتے ہیں میں نہ کسی مسجد کا امام ہوں نہ میں جنازہ خوان۔ بلکہ میری دُعا ہے کہ قیامت تک میری اولاد میں بھی کوئی اس پیشہ کا نہ ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے خلفاء راشدین مسجد کی امامت خود بنفس نفیس فرماتے رہے اور جنازے پڑھاتے رہے۔

آج چودھویں صدی کا ایک مولوی اُسے موجب ہتک قرار

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع کیا)

اکبر محمد حسین لکھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان

عام قیمت پیشگی ع۴
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم باتو گرائی چہار قادیان بینی | Reg. No. L. CCLXXXVIII | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۹ — معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء مطابق ۳۱ ہاڑ سمت ۶۸ ب

نمبر ۳۸ — پیشگی چار روپے

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ایسے خطوں کا کس طرح جواب دیا جا سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی ڈاک میں کئی ایک خطوط بیماروں کے ایسے آتے ہیں۔ جنمیں اپنی بیماری اور لاچاری کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو پڑھا ہی نہ جاوے۔ اور اگر نام پڑھا جاوے۔ تو شہر۔ مقام۔ ضلع و محلہ کا پتہ ندارد ہے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاوے تو کس طرح روانہ ہو۔ پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں۔ اور پھر دوسرے خط میں شکائت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا تھا اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے۔ ایسا ہی ایک خط اسوقت ہمارے سامنے کسی صاحب ابو الحسن نام کیطرف سے ہے جس کے متعلق ہم حیران ہیں کہ جواب کس کو روانہ کریں۔ کاش کہ فرستندگان خطوط کو اس امر کا یقین ہو جاوے۔ کہ ہر خط میں نام اور پتہ مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر ہے ٭

محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

تجارت کوئلہ

ہمارے دوست سید عبد الکریم صاحب جو پہلے میرٹھ میں رہتے تھے۔ آج کل ایک کوئلہ کی کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔ جن احباب کو اپنے کارخانوں میں کوئلہ جلانے کی ضرورت ہو ان کے ساتھ وہ خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کا پتہ یہ ہے

C/o S. M. Taki Coal Co.
Dhanbaid, E. I. R.

مبارک

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شب درمیانی ۶ و ۷ جولائی ۱۹۱۱ء کو قریباً ۲ بجے رات کے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بناوے۔

تلاشِ گم شدہ

ایک بھائی کا ایک نوٹ مبلغ عہ کا گم ہو گیا ہے۔ نمبر $\frac{EB}{26}$ ۲۵۲۳۸ ہے اگر کسی صاحب کی نظر میں آوے تو مطلع فرماوے۔

ایک اور مہاجر

میاں نور الدین صاحب احمدی کمیشن ایجنٹ امرتسر ہجرت کر کے قادیان آ گئے ہیں اور اپنے بھائی شیر محمد صاحب کے ساتھ دوکان کرتے ہیں۔ ان کے دوستوں کو اطلاع ہو۔

دو حاجی

حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے کہ ہم دو احمدیوں کو اپنے خرچ پر حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں جو زاد راہ سے معذور اور حج کی تڑپ رکھنے والے صالح الاعمال متقی ہیں وہ درخواست کریں ایک انمیں سے ایسا ہو۔ جو پہلے حج کر چکا ہو

جنازہ غائب

اہلیہ منشی محمد عثمان صاحب ہیڈ ماسٹر انفنٹری الٰہ آباد نے انتقال کیا۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

دعا شیخ محمد یوسف صاحب اتالیق کا بھائی شیخ پیر محمد وماسے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعائے صحت ہے۔

اطلاع

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور مدرسہ احمدیہ کے بعض طلباء کو چندہ فراہم کرنے کی اجازت دیگئی ہے اور اس غرض کے لئے انکو ساتھ رسید بکیں بھی دیگئی ہیں تاکہ جس سے چندہ لیں اُسے رسید بھی دیں ایسے طلباء کے پاس وصولی چندہ کے لئے ایک سند بطور اجازت نامہ ہوگی۔ جس پر "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کی مُہر اور سکرٹری صدر انجمن احمدیہ و ہیڈ ماسٹر صاحب یا سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ کے دستخط ہونگے۔ خاکسار محمد علی سکرٹری ۹ جولائی

آمین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۸ جولائی ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں لکھتے ہیں میں نہ کسی مسجد کا امام ہوں نہ میں جنازہ خوان۔ بلکہ میری دعا ہے کہ قیامت تک میری اولاد میں بھی کوئی اس پیشہ کا نہ ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے خلفاء راشدین مسجد کی امامت خود بنفس نفیس فرماتے رہے اور جنازے پڑھاتے رہے

آج چودھویں صدی کا ایک مولوی اُسے موجب ہتک قرار

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع کیا)

اکنبہ محمد حسین لکھا

ولایاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا

چودہ سو برس سے یہ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کوئی عمدہ سے عمدہ صداقت تم پیش کرو۔ ہم اس سے بڑھ کر مدلل حق و حکمت سے بھری ہوئی صداقت قرآن میں دکھائیں گے۔

اس پاک کتاب کے خدام کے ذریعے کئی رنگوں میں اس اعجاز کا ثبوت ملتا رہا۔ اور آیندہ جوں جوں زمانہ ترقی کرے گا۔ قرآن شریف کے بے مثل کلام ہونے کا ثبوت ملتا رہیگا مگر کس قدر افسوس و رنج کا مقام ہے۔ کہ خود مسلمانوں میں سے بعض افراد اس کتاب سے ایسے ناواقف ہو گئے ہیں۔ کہ جب وہ کوئی عجیب بات کسی دوسرے مذہب کی کتاب یا اس مذہب کے بانی کے ملفوظات میں دیکھتے ہیں۔ تو وہ دیکھتے ہی بیخود ہو کر ایسے کلمات منہ سے نکالتے ہیں۔ جو ایک مومن کی شان کے ہرگز شایان نہیں ہو سکتے اور اس سے کلام الٰہی کی ہتک لازم آتی ہے۔ تازہ مثال سنئے۔ کہ "ادیب" ایک رسالہ ہے۔ جسکی تعریف بعض اسلامی اخبارون نے بھی لکھی ہے۔ مگر میں ابتدا ہی سے اسے ایک ہندو رسالہ سمجھتا ہوں (یہاں تک تو کچھ حرج نہ تھا) مگر وہ حسب معمول اسلام پر زہر اگلتا باوجود اس بات کے کہ وہ ایک ادبی رسالہ ہے اور مذہبی اُمور کی تنقید و تائید اس کے مقاصد میں داخل نہیں اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ چنانچہ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کے نمبر میں دو تین جگہ اسلام پر حملہ کیا ہے۔ صفحہ ۲۲۴ میں لکھتا ہے اسلام میں ایسے امور اور احکام پائے جاتے ہیں۔ کہ جنکی بنا اگر تعصب و مذہبی منافرت کو اسلام کا ایک جزو قرار دیا جاوے تو بے جا نہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر جس مضمون نے میرے دل کو صدمہ پہونچایا ہے۔ وہ "منگل بھٹ" ہے۔ اور زیادہ قابل افسوس و رنج وہ بات یہ ہے کہ وہ ایک مسلمان قلم سے نکلا ہے۔ اور مسلمان بھی مولوی "محمد عزیز مرزا" بی۔ اے آنریری سکرٹری مسلم لیگ۔ آپ بدھ کی تعلیم کے چند منتخبات پیش کرکے رقمطراز ہیں۔ اخلاق کے جو اعلےٰ نمونے مذہب بدھ کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ وہ دنیا کے لٹریچر میں عدیم المثال ہیں"۔ اور تسلیم فرماتے ہیں" اس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی: پھر لکھتے ہیں۔ معاش سے لیکر معاد تک کا کوئی اہم اصول نہیں چھوڑا۔ کسی مذہب کا شخص بھی اگر ان اصول کو رہبر طریق بنائے۔ تو اپنی فطرت کے کمال پر پہونچکر دنیا میں کامیاب اور آخرت میں سرخرو بن سکتا ہے"۔ حالانکہ جو باتیں بیان کی ہیں ان میں تناسخ کا مسئلہ بھی ہے۔ جو انسانی تخیلات کا ایک کمزور اور قابل ملامت نمونہ ہے۔

میں بڑے دعوے سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تعلیم قرآن مجید کی تعلیم کے مقابلہ میں بالکل ناقص اور انقص بلکہ بعض حالات میں مضر ہے۔ اور پھر مزید برآن یہ کہ بالکل بے دلیل۔ خدا نے ہمارے مہربان مکرم "سید" کو توفیق دی ہے۔ کہ وہ اس کے مقابل میں قرآن مجید کی پُر معارف حقائق تعلیم کو پیش کرکے ایک دنیا پر ثابت کرے۔

ولایاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا

قرآن کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
واعرض عن الجاھلین	احمقوں کی صحبت سے احتراز کر

(۱) بدھ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تو احمق کی صحبت سے پرہیز کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون یعنے تو احمق اور عاقل دونوں کی صحبت سے پرہیز کر جس صورت میں کہ تجھے ان کی صحبت سے کوئی مفید نتیجہ نہ حاصل ہو (۲) پھر بدھ صرف صحبت سے منع کرتا ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واعرض عن الجاھلین یعنے تو جاہل کی بات کی طرف توجہ بھی نہ کر (۳) پھر اگر خودبخود کوئی جاہل ہمارے ساتھ ہمکلام ہو تو ہم کیا کریں۔ اس کے جواب میں بدھ ساکت ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔ یعنی جب تیرے ساتھ خودبخود جاہل مخاطب ہو تو تو سلامتی سے کنارہ کش ہو جا۔ اس طرح پر کہ تجھے اس سے اور اس کو تجھ سے کوئی ضرر نہ پہونچے۔ (۴) پھر بدھ جہالت کے علاج سے بھی ساکت ہے کہ کیوں کر جہالت دور کی جاوے۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین یعنے جہالت سے بچنے کے لئے اسی بکل شئی علیم کے آستانہ پر جھک تا تو بھی جہالت سے چھٹکارا پاوے (۵) پھر بدھ نے احمق کی تقسیم نہیں کی۔ لیکن قرآن شریف نے احمق کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ اول دنیاوی معاملات میں احمق جیسا کہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھا۔ یا جیسے فرماتا ہے۔ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم دوم۔ دینی احمق جیسا کہ فرماتا ہے۔ ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ۔ یعنے جو لوگ صراط مستقیم یا طریقہ ابوالحنفاء سے بھٹکے ہوئے ہیں وہ بھی احمق ہیں (۶) پھر بدھ نے احمق سے ملنے جلنے سے منع تو کیا لیکن اور کوئی ایسی بات نہیں بیان کی جس سے پایا جاوے۔ کہ احمق کے ساتھ نیکی یا سلوک بھی کیا جاوے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما وارزقوھم فیھا واکسوھم وقولوا لھم قولا سدیدا۔ یعنے اپنے اموال جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے قیام کی صورت بنایا ہے۔ احمقوں کے ہاتھ میں نہ دو کیونکہ وہ ضائع کر دینگے لیکن ہاں اپنے مالوں سے ان کو کھلاؤ پلاؤ ان کو لباس پہناؤ اور انکو اچھی اور نیک تعلیم دلواؤ۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھا او ضعیفا او لا یستطیع ان یمل ھو فلیملل ولیہ بالعدل۔ یعنے اگر قرض وغیرہ مالی معاملات میں ایک طرف ایک سفیہ آدمی ہو اور وہ ان معاملات کو انجام دینا نہ جانتا ہو۔ تو چاہیئے کہ تم میں سے کوئی شخص عدل و انصاف کے ساتھ اسکی طرف سے وکیل ہو کر ان معاملات کو طے کرے۔ غرض بیوقوف و احمق کے معاملہ میں بدھ کی تعلیم ناقص ہے۔ لیکن قرآن شریف کی تعلیم ہر طرح کامل و اکمل ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین	علماء کی عزت کر۔

بدھ کہتا ہے کہ علماء قابل عزت ہیں ان کی عزت کر۔ لیکن بدھ کی یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ بدھ نے علماء کی تفصیل نہیں کی حالانکہ سب علماء قابل عزت نہیں ہزاروں علم پڑھ کر بھی بے عمل رہتے ہیں۔ اور ہزاروں ناشناس مذہب کے ہوتے ہیں۔ اور قرآن شریف تفصیل کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنے عالم وہی ہے۔ جو دل میں خشیۃ اللہ رکھے اور مومن ہو۔ پھر فرماتا ہے واخفض جناحک للمومنین یعنے عالم باعمل کی عزت کر۔ پھر فرمایا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنے تمام علماء کو عزت حاصل نہیں اور تو ان کی عزت نہ کر۔ صرف انہیں کی عزت کر جو باعمل ہوں۔ پھر فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنے خدا کے حضور کارم معزز وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ غرض بدھ کہتا ہے کہ علماء کی عزت کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تمام علماء کی عزت نہ کر بلکہ اسی عالم کی عزت کر جو متقی ہو اور عالم باعمل ہو۔ اس لئے کہ جس عالم کا خدا سے تعلق نہیں وہ کسی طرح سے بھی قابل عزت نہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ذالکم اللہ ربکم لا الٰہ الا ھو خالق کل شئ فاعبدوہ	جو چیز قابل پرستش ہو اسکی پرستش کر۔

ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیراً

چودہ سو برس سے یہ قرآن مجید کا دعوی ہے کوئی عمدہ سے عمدہ صداقت تم پیش کرو ہم اس سے بڑھ کر مدلل حق و حکمت سے بھری ہوئی صداقت قرآن مین دکھائین گے۔

اس پاک کتاب کے خدام کے ذریعے کئی رنگون مین اس اعجاز کا ثبوت ملتا رہا۔ اور آیندہ جون جون زمانہ ترقی کرے گا۔ قرآن شریف کے بے مثل کلام ہونے کا ثبوت ملتا رہیگا مگر کس قدر افسوس و رنج کا مقام ہے۔ کہ خود مسلمانون مین سے بعض افراد اس کتاب سے ایسے ناواقف ہو گئے ہین۔ کہ جب وہ کوئی عجیب بات کسی دوسرے مذہب کی کتاب یا اس مذہب کے بانی کے ملفوظات مین دیکھتے ہین۔ تو وہ دیکھتے ہی بیخود ہو کر ایسے کلمات منہ سے نکالتے ہین۔ جو ایک مومن کی شان کے ہرگز شایان نہین ہو سکتے اور اس سے کلام الٰہی کی ہتک لازم آتی ہے۔ تازہ مثال سنئے۔ کہ "ادیب" ایک رسالہ ہے۔ جسکی تعریف بعض اسلامی اخبارون نے بھی لکھی ہے۔ مگر مین ابتدا ہی سے اسے ایک ہندو رسالہ سمجھتا ہون (یہان تک تو کچھ حرج نہ تھا) مگر وہ حسب معمول اسلام پر زہر اگلنا باوجود اس بات کے کہ وہ ایک ادبی رسالہ ہے اور مذہبی امور کی تنقید و تائید اس کے مقاصد مین داخل نہین اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ چنانچہ مئی سنہ ۱۹۱۱ء کے نمبر مین دو تین جگہ اسلام پر حملہ کیا ہے۔ صفحہ ۲۲۴ مین لکھتا ہے "اسلام مین ایسے امور اور احکام پائے جاتے ہین۔ کہ جنکی بنا پر اگر تعصب و مذہبی منافرت کو اسلام کا ایک جزء قرار دیا جاوے تو بے جا نہین۔ پھر اس سے بڑھ کر جس مضمون سے میرے دل کو صدمہ پہونچایا ہے۔ وہ "منگل بھٹ" ہے۔ اور زیادہ قابل افسوس رنج وہ بات یہ ہے کہ وہ ایک مسلمان قلم سے نکلا ہے۔ اور مسلمان بھی مولوی "محمد عزیز مرزا" بی۔ اے آنریری سکرٹری مسلم لیگ۔ آپ بدھ کی تعلیم کے چند منتخبات پیش کر کے رقمطراز ہین۔ اخلاق کے جو اعلےٰ نمونے مذہب بدھ کی کتابون مین ملتے ہین۔ وہ دنیا کے لٹریچر مین عدیم المثال ہین"۔ اور تسطیر فرماتے ہین "اس کی مثال تاریخ عالم مین نہین مل سکتی"۔ پھر لکھتے ہین۔ معاش سے لیکر معاد تک کا کوئی اہم اصول نہین چھوڑا۔ کسی مذہب کا شخص بھی اگر ان اصول کو رہبر طریق بنائے۔ تو اپنی فطرت کے کمال پر پہونچکر دنیا مین کامیاب اور آخرت مین سرخرو بن سکتا ہے۔" حالانکہ جو باتین بیان کی ہین ان مین تناسخ کا مسئلہ بھی ہے۔ جو انسانی تخیلات کا ایک کمزور اور قابل ملامت نمونہ ہے۔

مین بڑے دعوے سے یہ اعلان کرتا ہون کہ یہ تعلیم قرآن مجید کی تعلیم کے مقابلہ مین بالکل ناقص اور انقص بلکہ بعض حالات مین مضر ہے۔ اور پھر مزید برآن یہ کہ بالکل بے دلیل۔ خدا نے ہمارے مہربان مکرم "سید" کو توفیق دی ہے۔ کہ وہ اس کے مقابل مین قرآن مجید کی پُر معارف حقائق تعلیم کو پیش کر کے ایک دنیا پر ثابت کرے۔

ولا یاتونک بمثل الا جئنٰک بالحق واحسن تفسیراً

قرآن کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
واعرض عن الجاھلین	احمقون کی صحبت سے احتراز کر

(۱) بدھ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تو احمق کی صحبت سے پرہیز کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون یعنے تو احمق اور غافل دونون کی صحبت سے پرہیز کر جس صورت مین کہ تجھے ان کی صحبت سے کوئی مفید نتیجہ نہ حاصل ہو (۲) پھر بدھ صرف صحبت سے منع کرتا ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واعرض عن الجاھلین یعنے تو جاہل کی بات کی طرف توجہ بھی نہ کر (۳) پھر اگر خود بخود کوئی جاہل ہمارے ساتھ ہمکلام ہو تو ہم کیا کرین۔ اس کے جواب مین بدھ ساکت ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔ یعنی جب تیرے ساتھ خود بخود جاہل مخاطب ہو تو تو سلامتی سے کنارہ کش ہو جا۔ اس طرح پر کہ تجھے اس سے اور اس کو تجھ سے کوئی ضرر نہ پہونچے۔ (۴) پھر بدھ جہالت کے علاج سے بھی ساکت ہے کہ کیونکر جہالت دور کی جاوے۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ قال اعوذ باللّٰہ ان اکون من الجاھلین یعنے جہالت سے بچنے کے لئے اسی بکل شیٔ علیم کے آستانہ پر جھک تا تو بھی جہالت سے چھٹکارا پاوے۔ (۵) پھر بدھ نے احمق کی تقسیم نہین کی۔ لیکن قرآن شریف نے احمق کی دو قسمین بیان کی ہین۔ اول دنیاوی معاملات مین احمق جیسا کہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھاً۔ یا جیسے فرماتا ہے۔ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم دوم۔ دینی احمق جیسا کہ فرماتا ہے۔ ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ۔ یعنے جو لوگ صراط مستقیم یا طریقہ ابو الحنفاء سے بھٹکے ہوئے ہین وہ بھی احمق ہین (۶) پھر بدھ نے احمق سے ملنے جلنے سے منع تو کر دیا لیکن اور کوئی ایسی بات نہین بیان کی جس سے پایا جاوے۔ کہ احمق کے ساتھ نیکی یا سلوک بھی کیا جاوے۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللّٰہ لکم قیاماً وارزقوھم فیھا واکسوھم وقولوا لھم قولاً معروفاً۔ یعنے اپنے اموال جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے قیام کی صورت بنایا ہے۔ احمقون کے ہاتھ مین نہ دو کیونکہ وہ ضائع کر دینگے لیکن ہان اپنے مالون سے ان کو کھلاؤ پلاؤ ان کو لباس پہناؤ اور انکو اچھی اور نیک تعلیم دلواؤ۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھاً او ضعیفاً او لا یستطیع ان یمل ھو فلیملل ولیہ بالعدل۔ یعنے اگر قرض وغیرہ مالی معاملات مین ایک طرف ایک سفیہ آدمی ہو اور وہ ان معاملات کو انجام دینا نہ جانتا ہو۔ تو چاہیئے کہ تم مین سے کوئی شخص عدل و انصاف کے ساتھ اسکی طرف سے وکیل ہو کر ان معاملات کو طے کرے۔ غرض بیوقوف و احمق کے معاملہ مین بدھ کی تعلیم ناقص ہے۔ لیکن قرآن شریف کی تعلیم ہر طرح کامل و اکمل ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین	علمار کی عزت کر۔

بدھ کہتا ہے کہ علمار قابل عزت ہین ان کی عزت کر۔ لیکن بدھ کی یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ بدھ نے علمار کی تفصیل نہین کی حالانکہ سب علمار قابل عزت نہین ہزارون علم پڑھ کر پھر بے عمل رہتے ہین۔ اور ہزارون ناسک مذہب کے ہوتے ہین۔ دین قرآن شریف تفصیل کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماءُ۔ یعنے عالم وہی ہے۔ جو دل مین خشیۃ اللہ رکھے اور مومن ہو۔ پھر فرماتا ہے واخفض جناحک للمومنین یعنے عالم باعمل کی عزت کر۔ پھر فرمایا وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنے تمام علمار کو عزت حاصل نہین اور تو ان کی عزت نہ کر۔ صرف انہین کی عزت کر جو باعمل ہون۔ پھر فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم یعنے خدا کے حضور مکرم معزز وہی لوگ ہین جو متقی ہین۔ غرض بدھ کہتا ہے کہ علمار کی عزت کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تمام علمار کی عزت نہ کر بلکہ اسی عالم کی عزت کر جو متقی ہو اور عالم باعمل ہو۔ اس لئے کہ جس عالم کا خدا سے تعلق نہین وہ کسی طرح سے بھی قابل عزت نہین۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ذالکم اللّٰہ ربکم لا الٰہ الا ھو خالق کل شیٔ فاعبدوہ	جو چیز قابل پرستش ہو اسکی پرستش کر۔

بُدھ کہتا ہے کہ جو چیز قابل پرستش ہو اس کی پرستش کر لیکن یہ تعلیم ناقص اور ناکافی ہے۔ اول یہ کہ بُدھ نے پرستش کی قابلیت کا معیار عام لوگوں کے فہم ناقص پر چھوڑا ہے حالانکہ یہی بات شرک کی جڑ ہے۔ کیونکہ ایک ہندو سمجھتا ہے۔ کہ گائے جو دودھ دے کر لوگوں کو نفع پہونچاتی ہے اس قابل ہے کہ اس کی پرستش کیجاوے۔ ایک عیسائی کے اعتقاد میں وہی قابل پرستش ہے۔ جو مجبور ہو کر صلیب پر لٹکایا جاوے اور ایلی ایلی لما سبقتانی کہہ کر جان دیدے۔ غرض دنیا کی آبادی کا اکثر حصہ جاہلوں اور موٹی عقل والے آدمیوں سے معمور ہے تو کیونکر وہ بیچارے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ کونسی قابلیتیں ہیں جو معبود حقیقی میں پائی جانی چاہئیں۔ لیکن قرآن شریف نے ان باتوں کو خوب مفصل بیان کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف بیان کرتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ یعنے وہی ذات پرستش کے قابل ہے۔ جو تمام عیبوں سے منزہ اور تمام کاملہ صفات سے موصوف ہو۔ جو مخلوقات کو نیست سے ہست کرے پھر آہستہ آہستہ بتدریج انکی تربیت کرے اور ان کے پالنے کے لئے ان کی کوشش اور التجاء کے بغیر اعلےٰ سے اعلےٰ سامان عطا کرے۔ پھر ان کے افعال حسنہ کو ضائع نہ کرے۔ بلکہ انکی کارگذاریوں کے مطابق انہیں انعام و اکرام سے مالا مال کرے۔ پھر اگر وہ بشریت سے بُرے راستہ پر چلیں۔ تو ان پر سیاست کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ایاک نعبد یعنے جو ذات ان چار صفات سے موصوف ہو ہم اسکی عبادت کرتے ہیں۔ پھر ایک جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ ذالکم اللہ ربکم لا الٰہ الا ھو خالق کل شیٔ فاعبدوہ۔ یعنے تو اس کی عبادت کر جو تیرا اور تیرے باپ دادوں اور ہر شئے کا پیدا کنندہ ہے پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ کان حکیماً علیماً۔ یعنے عبادت کے قابل وہ ذات ہے۔ جو کامل حکیم اور کامل علیم ہو۔ پھر فرماتا ہے اللہ یمنّ علیکم ان ھدٰکم للایمان۔ یعنے پرستش کرو۔ جو محسن کامل ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔ یعنے معبود حقیقی سب سے زیادہ طاقتور اور قادر ہونا چاہئیے۔ غرض قرآن شریف نے قابلیت پرستش کے چار معیار بیان فرمائے ہیں۔ کامل طاقت (۲) کامل احسان (۳) کامل حکمت (۴) کامل علم لیکن بدھ اس سے بے علم ہے۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ بُدھ نے یہ نہیں بیان کیا کہ قابل پرستش ایک ذات ہے یا متعدد ذاتیں۔ لیکن قرآن شریف خوب مفصل بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللہ واحد۔ یعنے اسے ایک ذات کے اور کوئی شے قابل پرستش نہیں۔ پھر فرمایا انما الٰھکم الٰہ واحد۔ یعنے اے انسانو تمہارا ایک احد ذات کے سوا اور کوئی قابل پرستش اور کوئی معبود نہیں۔ پھر فرمایا۔ انما ھو الٰہ واحد۔ پھر اس بات کی دلیل دی ہے کہ ایک ہی معبود ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا یعنے اس نظام عالم کے اگر دو الٰہ ہوتے تو یہ نظام کب کا بگڑ چکا ہوتا۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اُس نے قابل پرستش کا نام نہیں لیا۔ لیکن قرآن شریف اوس معبود حقیقی کا نام لیتا ہے (اس کمزوری میں صرف بُدھ ہی مبتلا نہیں بلکہ اسلام کے سوا کسی اور مذہب میں خدا کا نام نہیں اور نہ کسی زبان میں) چنانچہ فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللہ یعنے کوئی ذات عبادت کے قابل نہیں سوائے اللہ کے۔ پھر فرمایا اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔ پھر فرمایا۔ انما اللہ الٰہ واحد۔ پھر فرمایا لا الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک۔ پھر فرماتا ہے ھو اللہ الواحد القہار۔ پھر فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللہ الواحد القہار۔

پھر بُدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے پرستش کی تفصیل نہیں کی۔ کہ پرستش کے کیا اصول ہیں۔ لیکن قرآن کریم پرستش کے اُصول بتاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یریدون وجھہ یعنے عبادت کا ایک تو اصل یہ ہے کہ عبادت سے صرف خدا کی رضامندی مقصود ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ لا یدعون مع اللہ الٰہاً آخر۔ یعنے عبادت میں کسی کو بھی شریک نہیں بنانا چاہئیے پھر فرماتا ہے۔ یدعوننا رغباً و رھباً۔ یعنے عبادت خوف و رجاء سے کرنی چاہئیے۔ پھر فرماتا ہے یخافون ربھم یعنے عابد کو اپنے رب کا کامل خوف چاہئیے۔ پھر فرمایا یخشون احداً الا اللہ۔ یعنے خدا کے سوا کسی اور کا خوف دل میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ والذین اٰمنوا اشد حباً للہ۔ یعنی عابد کو کامل محبت اللہ سے چاہئیے۔ پھر فرمایا یطعمون الطعام علیٰ حبہٖ مسکیناً و یتیماً و اسیرا۔ یعنے اچھے کام اور عبادات خدا تعالیٰ کی کامل محبت سے ادا کرنے چاہئیں۔ پھر فرمایا۔ یؤتون الزکوٰۃ و یطیعون اللہ۔ یعنے عبادت کے لئے اطاعت کامل کی ضرورت ہو۔ پھر فرمایا۔ ومن یعظم حرمات اللہ پھر فرمایا ومن یعظم شعائر اللہ۔ یعنے عابد کو معبود کی کامل تعظیم چاہئیے۔ غرض قرآن شریف نے عبادت کے چار اصول بتلائے ہیں۔ (۱) کامل محبت (۲) کامل خشیت (۳) کامل تعظیم (۴) کامل اطاعت۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے بالکل بیان نہیں کیا کہ سچے معبود کی عبادت کی قبولیت کی کونسی علامتیں ہیں ہاں قرآن شریف نے بے ریا عبادت کی قبولیت کی علامتیں ذکر کی ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ان اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔ یعنے جو لوگ سچ مچ بے ریا حقیقی معبود کی عبادت کرتے ہیں ان کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ دن بدن غفلتوں اور جہالتوں سے نکلتے آتے ہیں اور ان کی حالت روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ پھر فرمایا ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یعنے عبادت گندی زندگی کو دور کر دیتی ہے اور سچا عابد اخلاقی حالت میں اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہے اور وہ بے حیائی کی باتوں اور ناپسندیدہ عادتوں میں گرفتار نہیں ہوتا۔

پھر بُدھ کی تعلیم ایک اور طرح سے ناقص ہے۔ اس طرح پر کہ بُدھ عبادت کا حکم تو دیتا ہے۔ لیکن اس کے ثواب اور نتیجہ سے مطلع نہیں کرتا۔ لیکن اسلام بڑی تحدی سے اور بڑے زور سے اپنی عبادت کے عابد کو بشارتیں دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ یعنے اگر عبادت کروگے۔ تو دنیا میں تم خدا کے عذابوں سے بچ جاؤگے اور ایسے عذابوں میں تم محفوظ رہ کر عام لوگوں سے ممتاز گنے جاؤگے۔

پھر عبادت کا ذکر کرتے کرتے فرماتا ہے۔ اولٰئک ھم المفلحون یعنے جو لوگ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اسی دنیا میں اپنے مخالفوں پر مظفر و منصور ہونگے۔ پھر فرماتا ہے۔ حقاً علینا نصر المؤمنین۔ یعنے عابدوں کی دنیا ہی میں مدد کی جاویگی غرض خدا تعالیٰ عبادت کا نتیجہ یہ بیان کرتا ہے کہ عابد دونوں جہانوں میں کامیاب ہونگے۔ اور اخروی کامیابی کی دلیل اس جہان کی کامیابی کو ٹہراتا ہے۔ یعنے اس جہان میں عابد مظفر منصور غالب ...... رہے گا اور اوس کا مخالف ذلیل و متروک لیکن بدھ نے کوئی نتیجہ نہیں بیان کیا

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کونوا مع الصادقین	نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا

بُدھ کہتا ہے۔ کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ تو صرف صحبت ہی نہ رکھ بلکہ ان جیسے کام کر۔ اور انکی مدد کر۔ جیسا کہ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین یعنے نیک لوگوں کی معیت اختیار کر۔ معیت کے معنے ہیں کسی کے ساتھ نشست و برخاست رکھنی اور اس کی مدد کرنی جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ ان اللہ معنا۔ یعنے اللہ تعالےٰ ہمارا مددگار ہے۔ وان اللہ مع المتقین۔ یعنے اللہ تعالیٰ متقیوں کا مددگار ہے۔ پھر معیت کے معنے ہیں کہ جیسا وہ کام

کرے ویسا تو بھی کرے۔ غرض نیک لوگوں سے مطلق صحبت رکھنی ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ مگر قرآن شریف کے مطابق علاوہ صحبت کے ان جیسے کام کرنے اور ان کو کام میں مدد دینی ایک اعلیٰ کام ہے۔ پھر بدھ نے صرف حکم دیدیا ہے کہ تو نیک سے صحبت رکھ۔ لیکن کوئی تدبیر نہیں بتائی۔ کہ جس سے نیک لوگوں کی صحبت میسر آوے۔ حالانکہ جس طرح دنیا میں عنقا مفقود ہے۔ اسی طرح اچھی صحبت بھی قریباً معدوم ہے۔ خصوصاً اس زمانہ میں تو بہت ہی کم میسر آسکتی ہے۔ لیکن قرآن شریف نے بہت عمدہ قواعد بتلائے ہیں جن سے آدمی نیک صحبت کو حاصل کرسکتا ہے چنانچہ پہلا قاعدہ بیان فرماتا ہے۔ وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین۔ یعنے جب کوئی آدمی نیک صحبت حاصل کرنا چاہے۔ تو اول اُسے دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے میرے قادر مقتدر مولیٰ تیرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ مجھے محض اپنے فضل سے نیک صحبت میسر کر اور مجھے نیک لوگوں میں داخل کر۔

پھر بعد اس کے دوسرا قاعدہ بیان فرماتا ہے۔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات لیدخلنہم فی الصالحین۔ یعنے جب کوئی آدمی پہلے دُعا کرے۔ اور پھر ایمان و اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم اسے اچھے لوگوں کی صحبت میسر کردیں گے۔ غرض نیک صحبت حاصل کرنے کے لئے دو ترکیبیں ہیں۔ ایک تو دُعا دوسرے نیک اعمال میں ترقی کرنی۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے نیک لوگوں کی صحبت تک ہی ترقی محدود کی ہے آگے نہیں کی۔ لیکن قرآن شریف ترقی کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وھب لی من الصالحین یعنے ایک تو یہ درجہ تھا۔ کہ تجھے حکم تھا۔ کہ تو نیک لوگوں سے صحبت رکھ۔ اب خدا تعالیٰ نے تجھے ترقی دی۔ اب تو دعا کر کہ اے مولیٰ کریم تو نیک لوگوں کو توفیق دے۔ کہ میری صحبت میں بیٹھیں۔ پھر فرماتا ہے۔ واجعلنا للمتقین اماماً۔ یعنے اے مولا کریم نیک لوگوں کو توفیق دے۔ کہ ہمارے تابع بنیں۔ اور ہماری پیروی کریں۔ غرض بدھ کا مبلغ علم یہاں تک ہی ہے کہ تو نیک لوگوں کی صحبت تلاش کرے۔ لیکن قرآن مجید تجھے ترقی دے کر یہاں تک بلند کرتا ہے۔ کہ تو نیک لوگوں کو تلاش کر۔ کہ وے تیری صحبت میں بیٹھیں۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف حکم دیدیا ہے لیکن کوئی دلیل یا نتیجہ نہیں بتایا مگر قرآن شریف نتیجہ بیان کرکے اس کو بطور دلیل پیش کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنے اگر تم نے اچھی صحبت اختیار نہ کی۔ اور بُری صحبت کو نہ چھوڑا۔ تو میں چونکہ ذوانتقام ہوں۔ اس لئے تم کو عذابوں سے محفوظ نہ کروں گا اور تم عذاب میں گرفتار کئے جاؤگے اور اسی دنیا میں ذلیل و خوار ہوکر تباہ ہوجاؤگے۔

قرآن کریم کی تعلیم

ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً

بدھ کی تعلیم

پہلے جنم میں جو نیک کام کئے ہوں اُن کا دھیان اس جنم میں رکھنا

بدھ کہتا ہے کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ جو نیک کام اس نے پہلے جنم میں کئے ہیں ان کو اس جنم میں دھیان میں رکھے لیکن یہ تعلیم بالکل غلط ہے اس لئے اول تو اس جنم سے پہلا کوئی جنم ہی نہیں ہُوا۔ اور نہ کوئی صاحب اس کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر بالفرض پہلے کوئی جنم مانا جاوے تو اس جنم کے واقعات کا علم کیونکر ہوسکتا ہے۔ آدمی تو اپنے بچپن کی بھی باتیں نہیں جانتا کجا یہ کہ وہ پہلے وہمی جنم کی نیکیاں یاد رکھے۔ پھر تیسرا اعتراض یہ پڑتا ہے۔ کہ اپنی نیکیاں یاد کرکے عبرت نہیں حاصل ہوتی۔ بلکہ ایک قسم کا فخر اور تکبر پیدا ہوسکتا ہے۔ غرض بدھ کی اس تعلیم پر تین اعتراض ہیں۔ اوّل یہ کہ اس جنم سے پہلے کوئی جنم نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس جنم کی باتیں یاد نہیں رہ سکتیں۔ تیسرے یہ کہ اگر یاد بھی ہوں۔ تو کچھ فائدہ نہیں۔ ہاں قرآن شریف عبرت کے لئے احسن طریق بیان فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سلٰلۃٍ من طینٍ ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃً فخلقنا العلقۃ مضغۃً فخلقنا المضغۃ عظاماً فکسونا العظام لحماً ثم انشأنٰہ خلقاً اٰخر۔ یعنے آدمی غور کرے کہ میں کیسا تھا اور کیا سے کیا ہوگیا۔ پہلے کیسی حقیر مٹی تھا۔ پھر پانی کی ایک حقیقت بوند تھا۔ پھر خدا کی حکمت سے بڑھ کر ایک جونک کی طرح ہوگیا۔ پھر اس سے بڑھا۔ تو ایک چھوٹی سی بوٹی بن گیا۔ پھر اسی قادر مطلق کی قدرت سے ہڈی بنتا گیا۔ پھر ہڈی سے چمڑے دار ہڈی ہُوا پھر اسی کے رحم و کرم سے شکم مادر سے پیدا ہُوا۔ پھر اسی محسن حقیقی نے مجھے قوت دی۔ اور ایک چلتا پھرتا ہٹا کٹا انسان بنا دیا۔ اگر اس سلسلہ کو غور سے آدمی دیکھے اور پھر خیال کرے کہ ایک وقت مجھ پر ایسا بھی گزرا ہے میں قابل ذکر شے بھی نہ تھا۔ اور اب میری کیسی شان ہوگئی ہے تو ضرور ہے کہ وہ بے اختیار کہہ اُٹھے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنے کیسا بابرکت ہے وہ اللہ جس نے محض اپنے رحم و کرم سے مجھے کہاں سے کہاں پہونچا دیا۔ اور پھر فرمایا خلقکم من تراب ثم اذا انتم بشر تنتشرون۔ یعنی اگر انسان دل میں سوچے کہ کجا روح اور کجا پیروں میں کچلی جانیوالی مٹی خدا نے مجھے اس مٹی سے بنایا جو پہلے کیسی ردی حالت میں تھی۔ اب میں اسی کو دباتا پھرتا ہوں۔ تو یہ باتیں سوچکر یقیناً اپنی روحانیت میں ترقی کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں بڑھے گی۔ پھر بدھ کہتا ہے کہ تو اس جنم سے پہلے جنم کو یاد کر۔ مگر قرآن شریف تجھ پر حجت پوری کرنے کے لئے تجھے اسی جنم کی باتیں یاد دلاتا ہے کہ دیکھ میں کیسا حکیم کیسا قدیر کیسا علیم اور کیسا محسن ہوں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ تو کیا تھا اور آج کیا سے کیا ہوگیا۔

قرآن کریم کی تعلیم

فاستقم کما امرت

بدھ کی تعلیم

ہر فعل کی اچھی طرح حفاظت کرنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ تو اچھے کام کی حفاظت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ حفاظت تو معمولی امر ہے۔ تو نیک کاموں پر خود پکا رہ یعنے تمام نیک کاموں کا عامل بن۔ پھر بدھ نے نیک کاموں کی تفصیل نہیں کی۔ حالانکہ دنیا کے اکثر لوگ نیک کاموں سے پوری طرح سے واقف بھی نہیں ہوتے۔ لیکن قرآن شریف نے اسی فقرہ میں تمام نیک کاموں کی تفصیل کردی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ کما امرت۔ یعنے تمام نیک کاموں کو سارے آدمی نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے ان کی تفصیل بذریعہ وحی تجھ پر نازل کرگئی ہے اور وہی تعلیم تمام نیک کاموں پر حاوی ہے۔ تو اسی پر پکا رہ۔

پھر بدھ نے اپنی تعلیم پر عمل کرنے والے کو کسی یقینی اور مشاہدہ میں آنیوالے ثمرات کی بشارت نہیں دی۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیاؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ یعنی جو لوگ نیک کاموں کو اختیار کرکے پھر ان پر پختہ ہوجاتے ہیں۔ ان کی دو علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ خوف و حزن ان کو نہیں ہوتا۔ اور دوسری علامت یہ ہے۔ کہ ان کو انجام کی خوبی کی تسلی ہوتی ہے۔ اور آخرت کے متعلق ان کے قلوب مطمئن ہوتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے کہ نحن اولیاؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ یعنے جو لوگ نیک کاموں پر پکے ہوجاتے ہیں۔ ان کی کارگذاریوں کا یہ صلہ ان کو عطا ہوگا۔ کہ وہ دنیا میں منظور منصور

ہون گے اور تکلیفون اور دکھون کے موقعون پر ان کی خوارق عادت طور پر مشکل کشائی کی جاوے گی اور وہ دنیا سے کامیاب گزرینگے۔ پہر دنیا کی کامیابی کو آخرت کی کامیابی کی دلیل بناکر پیش کرتا ہے کہ جب میرے کہنے کے مطابق باوجود سامان و اسباب کے نہ ہونے کے۔ میری تعلیم پر چلنے والے لوگ اس دنیا مین کامیاب ہونگے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اخروی کامیابی کے بھی وہی وارث ہون۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
رب زدنی علماً	علم کامل کرنے کیلئے بہت کچھ دیکھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔

بدھ کہتا ہے کہ علم کو کامل کرنے کے لئے بہت کچھ دیکھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہو۔ مگر قرآن شریف اس بارہ مین تعلیم دیتا ہو رب زدنی علما۔ یعنے اے میرے رب دن بدن میرا علم بڑہتا جاوے .... فرق دونون تعلیمون مین یہ ہے کہ بدھ علم کی ایک حدبندی کرتا ہے کیونکہ وہ شے کامل ہوتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا علم کامل ہے کہ جس کے آگے اس کے علم مین کوئی ترقی نہین۔ غرض قرآن شریف یہ دعا سکہلاتا ہو کہ جون جون زمانہ گزرتا جاوے ہمارے علم مین ہمیشہ ترقی ہی ترقی ہو۔ مگر بدھ ایک حد تک ترقی بتاکر علم کو محدود کردیتا ہے۔ پھر بدھ صرف یہی کہتا ہے کہ علم کے لئے بہت کچھ کوشش کرنی چاہیئے لیکن اسلام کا ارشاد ہے اطلبوا العلم ولو بالصین۔ یعنے اگر تجھے علم کی تلاش مین دور دراز ملکون مین بھی جانا پڑے تو وہان جا اور علم حاصل کر۔ اب دیکھو کہ بدھ کا قول "بہت کچھ" اسلام کے ارشاد "اطلبوا العلم ولو بالصین" کا مفہوم ادا کرسکتا ہو ہرگز نہین۔ کیونکہ ریل سے پہلے زمانے مین ایک ملک سے دوسرے ملک کو جانے مین ایسی مشقتین اور مشکلات پیش آتی تھین کہ جن کی کوئی انتہا خیال مین نہین آتی۔

پھر بدھ علم کی فرضیت اور غیر فرضیت کا بالکل ذکر نہین کرتا۔ مگر اسلام کہتا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ۔ یعنے علم کا حاصل کرنا ہر مرد وعورت پر فرض ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء	ان سب علوم کو حاصل کرنا جو گناہ کی تحریک نہین کرتے۔

بدھ کی اس تعلیم مین اور قرآن شریف کی تعلیم مین بہت فرق ہو۔ بدھ ان علوم کو اعلےٰ خیال کرتا ہو اور قابل حصول سمجھتا ہو جو گناہ کی تحریک کرین مگر قرآن شریف فرماتا ہو۔ کہ گناہ کی تحریک نہ کرنا تو ایک معمولی امر ہے اور ایسا علم جو گناہ کی تحریک کرے وہ کوئی اعلےٰ علم نہین کیونکہ جو علم گناہ کی تحریک کرے وہ تو علم کہلانے کا مستحق ہی نہین بلکہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی اعلےٰ اور قابل حصول وہ علم ہے جو علاوہ گناہ سے چھڑانے کے خشیۃ اللہ مین بڑہاوے۔ غرض بدھ ترک شر کی طرف جھکتا ہو۔ اور قرآن شریف ترقی دیکر علاوہ ترک شر کے ایصال خیر کی تعلیم دیتا ہو۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لاتقف مالیس لک بہ علم	زبانون کو قابو مین رکھنا

بدھ کہتا ہو۔ کہ زبان کو قابو مین رکھ لیکن یہ تعلیم ناقص ہو اسلئے کہ عام آدمیون کو کس طرح معلوم ہوسکتا ہو کہ کن باتون سے زبان قابو مین رکھنی چاہیئے اور کونسی باتین زبان پر لانی چاہئین لیکن قرآن کی تعلیم اس بارہ مین کامل ہے وہ ان باتون کے اصول بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پہلا اصل بیان فرماتا ہے۔ واجتنبوا قول الزور۔ یعنے جھوٹی بات آدمی کبھی زبان پر نہ لاوے پھر فرماتا ہے۔ لاتقف مالیس لک بہ علم۔ یعنی جس بات کا انسان کو اپنے تئین علم نہ ہو۔ اس کو بھی لوگون مین نہ بیان کرے۔ پھر تیسرا اصل بیان فرماتا ہے۔ والذین ہم عن اللغو معرضون یعنی وہ باتین بھی زبان پر نہ لانی چاہئین۔ جن کا دین و دنیا مین کوئی فائدہ نہ ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ۔ یعنی زبان سے وہ بات بھی نہین نکالنی چاہیئے۔ جو کسی بھائی کی دلشکنی کا موجب ہو۔ پھر فرمایا۔ ولایغتب بعضکم بعضاً یعنی کسی کی برائی اس کی پیٹھ پیچھے ذکر نہ کرو۔ پھر فرمایا لاتنابزوا بالالقاب۔ یعنی کسی کا نام بری طرح نہ بلایا کرو۔ پھر اسلام فرماتا ہے کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث کل ما سمع۔ یعنی ہر سنی سنائی بات بھی بے تحقیق زبان پر نہین لانی چاہیئے۔ پھر فرمایا۔ قل ان اللہ لایامرکم بالفحشاء۔ یعنی مخرب اخلاق اور فحش باتون سے زبان کو پاک رکھو۔ پھر فرمایا قولوا قولاً سدیدا۔ یعنی جب بات منہ سے نکالو۔ حکمت بھری نکالو۔ پھر فرماتا ہے۔ ویقولوا قولاً معروفا یعنی جب کسی کو کوئی بات کہو تو ہمیشہ بہلائی کی کہو پھر فرمایا قل لہم فی انفسہم قولاً بلیغا۔ یعنے جب کسی کو کوئی بات کہنی ہو تو پوری طرح اور سمجھاکر کہو۔ پھر فرمایا فقولا لہ قولاً لینا۔ یعنی اگر کسی دشمن سے بھی بات کرنی ہو۔ تو نرمی سے کرنی چاہیئے اور گفتگو مین درشتی نہ ہو۔ پھر فرمایا یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر۔ یعنی لوگون کو ہمیشہ ناپسندیدہ اور فحش اور گندی باتون سے روکو اور بھلی اور پسندیدہ باتون کی ترغیب دو۔

پھر بدھ کی اس تعلیم مین یہ نقص ہے کہ بدھ صرف یہ کہتا ہے کہ زبان قابو مین رکہنا یعنی زبان سے کوئی بات بغیر ارادے کے نہ نکالو۔ لیکن قرآن شریف یہ تعلیم دیتا ہے۔ عسیٰ ان تحبوا شیئاً وہو شر لکم۔ یعنی اگر کسی بات کا ارادہ بھی ہو تو نہ کہو پہلے دیکھ لو کہ آیا وہ ممنوع ہے یا نہین کیونکہ بعض دفعہ ایک بات اچھی لگتی ہے لیکن نتیجہ اس کا اچھا نہین نکلتا اس لئے ارادۃً اور بے ارادہ دونون طرح بات کو خدا کے فرمودہ کے مطابق کہو۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا	قانون کا مطالعہ کرنا کہ مناسب حال رویہ کا علم ہو۔

بدھ کہتا ہے کہ قانون کا مطالعہ کر۔ لیکن بدھ نے تفسیر نہین کی کہ کونسا قانون آیا قانون حکومت یا قانون نیچر اس لئے ہم قرآن شریف سے دونون قانونون کے متعلق اشارات درج کرتے ہین چنانچہ اول قانون حکومت کو لو۔ دیکھو بدھ کہتا ہے۔ کہ قانون حکومت اس لئے مطالعہ کر کہ تجھے علم حاصل ہوجاوے لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ قانون کا مطلق علم ہونا کوئی مفید نتیجہ خیز بات نہین ہے اور نہ اس سے ہی کوئی شخص جرائم کے ارتکاب سے رکسکتا ہے۔ اور نہ بدھ کے اس فقرہ سے جرائم کی ممانعت نکلتی ہے اس لئے کہ قانون کے دفعات کا علم قانون کی خلاف ورزی کی نقیض نہین۔ کیونکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک شخص قانون کا عالم بھی ہو۔ پھر اس کا مجرم بھی ہو۔ جیسا کہ عام لوگ اس بات کا علم رکھتے ہین۔ کہ چوری سرکاری طور پر منع ہے۔ لیکن سینکڑون ان مین سے چوری کرتے ہین۔ پس بدھ کی یہ تعلیم جرائم کے انسداد کے لئے کافی نہین اور ناقص ہے۔ ہان قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہے جو ہر طرح کامل ومکمل ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یعنے خدا کی فرمانبرداری کرو اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور بادشاہون اور حاکمون کی فرمانبرداری کرو۔ اب دیکھو۔ کہ جو شخص حاکمون کی اطاعت کرتا ہے اس کے کیا معنے ہین یہی کہ وہ بادشاہون کے مقرر کردہ قوانین کی پیروی کرتا ہے اور قانون حکومت کی خلاف ورزی نہین کرتا۔ غرض دنیا مین کوئی ایسا شخص

نہیں ہو سکتا ہے۔ جو اس آیت واولوالامر منکم پر بھی عمل کرے۔ اور پھر جرائم کا مرتکب ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ یعنے ایسے کام مت کرو۔ جن کے کرنے سے تم ہلاکت میں پھنس جاؤ۔ اب دیکھو کہ جرائم میں گرفتار ہونا میں ہلاکت ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص اس آیت پر عمل کرے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ وہ پھر کوئی جرم کر سکے۔ غرض خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بدھ کی اس تعلیم پر چل کر کہ "قانون پڑھ کر علم حاصل کرو" کوئی آدمی جرائم سے نہیں رُک سکتا۔ لیکن قرآن شریف کی تعلیم پر چلکر کہ "اولوالامر کی اطاعت کرو" اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ آدمی بلکل جرائم کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے۔ اور اس سے پھر کوئی خلاف ورزی وقوع میں نہیں آسکتی خیر یہ تو ہوئی۔ قانون حکومت کی بات اب قانون قدرت کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ بدھ کی تعلیم قانون قدرت کے مطالعہ میں بھی ناقص ہے۔ اول یہ نہیں بیان کیا ہے کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ دوم یہ بھی نہیں کہ کس طرح مطالعہ کیا جاوے۔ سوم بدھ نے اس مطالعہ کا اعلےٰ نتیجہ بھی بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن شریف ان سب باتوں میں مفصل اور کامل تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ پہلے قرآن شریف یہ بتاتا ہے۔ کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہیئے جیسا کہ فرماتا ہے۔ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا۔ یعنے انسان کو چاہیئے کہ پہلے یہ بات خیال میں لاوے کہ ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہو کہ وہ کچھ شے نہ تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ خلقکم من تراب یعنی اس گمنامی کی حالت کے بعد پھر ایک حالت انسان پر آئی۔ جبکہ وہ مٹی تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سللۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین۔ ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما۔ یعنے مٹی کے بعد انسان کو ہم نے مٹی کا خلاصہ بنایا۔ اس کے بعد وہ پانی کی اچھلنے والی بوند بنگیا پھر پانی سے ایک لوتھڑے کی شکل میں تبدیل ہوا اور لوتھڑے سے چھوٹی سی بوٹی بنا اور بوٹی سے ہڈی پھر ہڈی پر چمڑا مڑھا گیا۔ ثم انشاناہ خلقا اخر۔ یعنے پھر اسمیں رُوح پڑگئی۔ پھر فرماتا ہے۔ اللذی خلقکم من ضعف یعنی رُوح پڑنے کے بعد پھر تم کو ماں کے پیٹ سے ایسی حالت میں نکالا۔ کہ تم ضعیف تھے۔ پھر فرماتا ہے وھدینٰہ النجدین۔ یعنے پھر ہم نے تم کو پیدا کر کے تمہارے لئے تمہاری ماں کے پستانوں میں دودھ پیدا کیا۔ پھر فرماتا ہے ثم جعل من بعد ضعف قوۃ۔ یعنے بچپن کی کمزوری کے بعد ہم نے تم کو طاقت و توانائی دے کر آہستہ آہستہ جوان کیا پھر فرماتا ہے ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا وشیبۃ یعنے پھر تمہاری طاقت وجوانی کے بعد تمہارے قویٰ کمزور ہوگئے اور تم کو بڑھاپا آگیا۔ پھر فرماتا ہے۔ وھو الذی یتوفی الانفس یعنے بڑھاپے کے بعد پھر اللہ تعالےٰ تمہاری روحوں کو جسموں سے قبض کرلیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون یعنے قیامت کے دن پھر تم زندہ کئے جاؤگے۔

غرض قرآن شریف نے اول انسان کو ترغیب دی ہے کہ اوّل وہ اپنی ہستی کا مطالعہ کرے۔ پھر اس کے بعد اور حیوانات کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ والانعام خلقھا لکم فیھا دفء ومنافع ومنھا تاکلون + ولکم فیھا جمال حین تریحون وحین تسرحون وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس ان ربکم لرءوف رحیم والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ۔ یعنی جس طرح تو اپنی ہستی کا مطالعہ کرے اسیطرح باقی حیوانات کو دیکھ کہ سب کو تیرے لئے پیدا کیا۔ سواری کے لئے۔ گوشت کے لئے۔ باربرداری کے لئے۔ زینت کے لئے۔ جمال کے لئے۔ موسموں کے تغیرات سے بچنے کے لئے۔ پھر نباتات کا مطالعہ ارشاد فرماتا ہے۔ ینبت لکم بہ الزرع والزیتون والنخیل والاعناب ومن کل الثمرات ان فی ذالک لایۃ لقوم یتفکرون۔ یعنے انسان کو چاہیئے کہ غور سے مطالعہ کرے کہ اس کے لئے ہم نے کیسے کیسے مفید اور اعلےٰ اور مزیدار میوے بغیر اسکی کسی محنت کے پیدا کئے ہیں۔ کہیں انگور اور کہیں کھجوریں اور کہیں اناج کی کھیتیاں کھڑی ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ فالق الحب والنوی یعنے انسان کو چاہیئے کہ وہ اسبات کا مطالعہ کرے کہ خدا تعالیٰ کس طرح اپنی قدرت سے ایک چھوٹی سی گٹھلی سے کیسے کیسے عظیم الشان درخت پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایک ذرہ کے برابر دانہ سے کس طرح کھیتوں کی کھیتیاں کھڑی کر دیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے نخرج منہ حبا متراکبا ومن النخل من طلعھا قنوان دانیۃ وجنت من اعناب والزیتون والرمان مشتبھا وغیر متشابہ۔ پھر فرماتا ہے۔ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ۔ یعنے انسان کو تمام نباتات کے پکنے اور پھل لگنے کی قدرتوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پھر فرماتا ہے وھو الذی انشاء جنت معروشات وغیر معروشات والنخل والزرع مختلفا اکلہ والزیتون والرمان متشابھا وغیر متشابہ۔ پھر فرماتا ہے۔ والنخل باسقات لھا طلع نضید رزقا للعباد۔ پھر جمادات میں سے اول زمین کیطرف توجہ دلاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وفی الارض قطع متجاورات۔ پھر فرماتا ہے۔ والی الارض کیف سطحت۔ پھر فرماتا ہے۔ والارض مددناھا والقینا فیھا رواسی۔ پھر فرماتا ہے۔ وایۃ لھم الارض المیتۃ احییناھا۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض فراشا۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض قرارا۔ پھر فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض مھادا۔ پھر آسمان اور ستاروں اور چاند سورج کے متعلق فرماتا ہے۔ افلم ینظروا الی السماء فوقھم کیف بنینھا وزینھا ومالھا من فروج۔ پھر فرماتا ہے ومن ایتہ ان تقوم السماء۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعلنا السماء سقفا۔ پھر فرماتا ہے۔ ویمسک السماء۔ پھر فرماتا ہے والی السماء کیف رفعت۔ پھر فرماتا ہے۔ والسماء بنینھا باید۔ پھر فرماتا ہے۔ وزینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلناھا رجوما للشیاطین۔ پھر فرماتا ہے۔ وبالنجم ھم یھتدون۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم النجوم لتھتدوا بھا۔ پھر فرماتا ہے۔ والنجوم مسخرات بامرہ۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل الشمس سراجا۔ پھر فرماتا ہے۔ والشمس تجری لمستقر لھا۔ پھر فرماتا ہے۔ افلم ینظروا فی ملکوت السموات والارض۔ پھر فرماتا ہے۔ وسخر الشمس والقمر دائبین۔ پھر دریاؤں۔ ہواؤں۔ پہاڑوں۔ بارشوں اور بجلی وغیرہ کے متعلق فرماتا ہے۔ اللہ الذی سخر البحر + ربکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر + وجعل بین البحرین حاجزا۔ پھر فرماتا ہے۔ اللہ الذی ارسل الریاح + وتصریف الریاح + ومن ایتہ ان یرسل الریاح۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم الجبال + والجبال اوتادا + ومن الجبال جدد بیض وغرابیب سود + وتنحتون من الجبال بیوتا فارھین۔ پھر فرماتا ہے۔ ونزلنا من السماء ماء مبارکا + واسقینکم ماء فراتا + اولم یروا انا نسوق الماء الی الارض الجرز + وانزلنا من المعصرت ماء + وجعلنا من الماء کل شیء حی۔ پھر فرماتا ہے۔ ھو الذی یریکم البرق خوفا وطمعا + ومن ایتہ یریکم البرق۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ بتایا ہے۔ حالانکہ صرف علم

کوئی اعلےٰ شے نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے فلاسفر باوجود قانونِ قدرت کے اچھی طرح مطالعہ کرنے کے اور علم حاصل کرنے کے پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور بعض تو خدا کی ہستی کے قائل بھی نہیں ہوتے۔ بلکہ اس زمانہ میں جو یورپ کے فلاسفر قانون قدرت کے مطالعہ کرنے والے ہیں وہ اکثر کرکے دہریہ اور لامذہب ہیں۔ لیکن قرآن شریف نے صرف علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ نہیں بتایا۔ بلکہ قرآن شریف بہت ساری اغراض کے لئے ارشاد فرماتا ہے۔ جنہیں سے چند ایک ذیل میں درج کرتا ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ان فی ذٰلک لاٰیات لقوم یعلمون۔ یعنے قانون قدرت کے مطالعہ کی ادنیٰ غرض تو یہ ہے کہ اس سے علم حاصل ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذٰلک لاٰیات لقوم یعقلون۔ یعنے دوسری غرض یہ ہے کہ آدمی اس سے عقل سیکھے۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذٰلک لاٰیات لقوم یتفکرون یعنے تیسری غرض یہ ہے۔ کہ آدمی خدا کی قدرتوں میں تفکر کرے پھر فرماتا ہے۔ افلا تتذکرون۔ یعنے چوتھی غرض یہ ہے کہ آدمی اس مطالعہ سے نصیحت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے ان فی ذٰلک تبصرۃً و ذکریٰ لکل عبد منیب۔ یعنی پانچویں غرض یہ ہے۔ کہ شریف آدمی تو قانون قدرت کے مطالعہ سے بینائی اور بصیرت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ لعلّھم یھتدون یعنی چھٹی غرض یہ ہے۔ کہ آدمی دین و دنیا میں میانہ روی اختیار کرے اور کامیابی کی اقرب راہ پاتے۔ پھر فرماتا ہے خافی تو فکون یعنی ساتویں غرض یہ ہے کہ آدمی کمزوری چھوڑ دے۔ پھر فرماتا ہے کہ ان فی ذٰلک لاٰیات لقوم یفقھون یعنی آٹھویں غرض یہ ہو کہ آدمی سوچ و سمجھ اختیار کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔ نویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات یقین کرے کہ اس نظام کا منتظم ایک غالب اور عالم الکل ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ افلا یشکرون۔ دسویں غرض یہ ہے۔ کہ جب آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات سمجھ لے کہ اس کا منتظم ایک مہربان ہے۔ تو پھر وہ شکر کرے پھر فرماتا ہے ان فی ذٰلک لاٰیات لقوم یؤمنون۔ گیارہویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی اس نظام کی ترتیب و انتظام سے معلوم کرلیوے۔ کہ ضرور اس کا کوئی نہ کوئی خالق ہے اس پر ایمان لے آوے۔ پھر فرماتا ہے۔ ویلٌ یومئذٍ للمکذبین۔ یعنی بارہویں غرض یہ ہے کہ آدمی کو قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ معلوم ہو جاوے کہ اس کا خالق قادر ہے۔ اس لئے اگر میں اسکی خلاف ورزی کرونگا اور اس کا حکم نہ مانونگا۔ تو ضرور وہ مجھے عذاب دیگا۔

پھر فرماتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنے تیرہویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی کو اس بات کا یقین ہو جاوے۔ کہ خدا تعالیٰ جیسا کوئی بابرکت خالق نہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ فلا تجعلوا للہ انداداً۔ یعنی چودہویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی کا اعتقاد اس مرتبہ پر پہونچ جاوے کہ اس نظام عالم کے پیدا کرنیوالے کا کوئی شریک نہیں۔ پھر فرمایا ان یوم الفصل کان میقاتاً۔ یعنے پندرہویں غرض یہ ہے کہ آدمی اس نظام عالم کے تغیرات اور حوادثات اور اس دنیا کی بے ثباتی کو دیکھ کر اس نتیجہ تک پہونچ جاوے کہ وہ بھی ایک وقت اس دنیا سے کوچ کر جاویگا۔ پھر فرمایا۔ اتترکون فیما ھٰھنا اٰمنین۔ یعنے سولھویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی اس مطالعہ سے یہ معلوم کرلیوے کہ اگر اس نظام عالم کے مالک کی نافرمانی کی جاوے گی۔ تو پھر امن ملنا محال ہو جاویگا۔ پھر فرماتا ہے۔ کذٰلک الخروج۔ یعنے آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم کرلیوے۔ کہ دنیا کی تمام چیزیں بنکر پھر ٹوٹ کر متفرق ہو کر پھر بنجاتی ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ انسان مرکر پھر جی اٹھیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ کہ فسبحان الذی بیدہٖ ملکوت کل شیءٍ والیہ ترجعون۔ یعنے سترہویں غرض یہ ہے کہ آدمی تمام اشیاء کی مجبوری اور ایک زبردست طاقت کے ماتحت ہونے سے معلوم کرلیوے۔ کہ یہ مرکر اور پھر جی کر اس زبردست طاقت کے حضور پہونچیگا۔ پھر فرماتا ہے خذ کو۔ یعنے اٹھارہویں غرض یہ ہے کہ آدمی قانون قدرت کا مطالعہ کرکے علاوہ اس کے کہ خود علم۔ ایمان۔ خوف۔ شکر۔ عقل فہم نصیحت حاصل کرے۔ اپنے سوا دوسروں کو بھی نصیحت کرے یعنی قانون قدرت کا مطالعہ کرکے خدا کی ہستی پر اتنا یقین ہو جاوے کہ بجائے اس یقین کے صرف اپنے دل میں محدود رکھنے کے دوسرے لوگونکو بھی اس دولتِ لازوال سے مالامال کرے پھر فرماتا ہے۔ انّما انت من کو۔ یعنے اگر انسان سچے دل سے اور صدق نیت سے قانون قدرت کا مطالعہ کرے تو اس کے دل میں ایسا یقین ہو جاویگا کہ وہ دوسروں کو اس سے مستفیض کرنے کے لئے مجبور ہو جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
وبالوالدین احساناً وان جاھداک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہٖ علمٌ فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفاً۔	والدین کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرنا

بدھ کہتا ہے کہ تو والدین کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کر لیکن یہ تعلیم بالمقابل اس تعلیم کے جو قرآن شریف نے دی بالکل ہیچ ہے اس لئے کہ بدھ نے تفصیل نہیں کی کہ کہاں تک تو سلوک کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ وان جاھداک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہٖ علمٌ فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفاً۔ یعنے تو ہمیشہ ماں باپ سے نیکی اور سلوک کرتا رہ۔ یہاں تک کہ اگر وہ تجھو اس بات پر بھی مجبور کریں۔ کہ تو شرک و بے ایمان ہو جاوے۔ تو یہ بات نہ ماننے لیکن خبردار اس بات سے ان کے سلوک میں کمی نہ کیجیئو۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے یہ بات نہیں بیان کی۔ کب تک تو ان کی عزت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اُفٍّ ولا تنھرھما وقل لھما قولاً کریماً واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیراً۔ یعنی تو ہمیشہ ان سے عمدہ سلوک کر۔ یہاں تک کہ جب وہ بوڑھے ہو جاویں اور اگر تو ان کی نافرمانی کرے۔ تو تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ تب بھی تو ان کی اطاعت کر اور ایسی اطاعت کر کہ تیرے منہ سے اُف بھی نہ نکلے اور ان کے سامنے ذلت و خاکساری اختیار کر اور پھر تو صرف اپنے افعال سے ہی ان کی خدمت نہ کر بلکہ تو دعا بھی کر کہ اے رب میرے ماں باپ پر ہر قسم کے انعام و فضل کر۔ اور ان کی دستگیری کر۔ جیسا کہ اونہوں نے میری دستگیری کی جبکہ میں بچہ تھا۔

پھر قرآن شریف سلوک کا یہاں تک حکم دیتا ہے کہ اگر تو اپنے ماں باپ کی موجودگی میں مرجاوے تو چونکہ تو خود بسبب اپنی موت کے ان کے ساتھ سلوک و مہربانی نہیں کرسکتا۔ اس لئے تیری جائداد کا چھٹا حصہ ان کے آرام و راحت کی خاطر مقرر کرتے ہیں اور اس حصہ کا انھیں مالک بناتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
وعاشروھن بالمعروف	اپنی بیوی بچوں کی اچھی طرح برداشت کرنی

بُدھ کہتا ہے کہ تو بیوی بچوں کی اچھی طرح برداشت کر لیکن اس حکم میں اہمیت نہیں پائی جاتی۔ مگر اسلام کہتا ہے۔ کہ خیرکم خیرکم لاھلکم یعنے تو خدا کی نظر میں کسی صورت سے بھی مقبول نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تو بیوی بچوں کے ساتھ اصول معاشرت کے مطابق نیکی نہ کرے پھر اسلام فرماتا ہے۔ ولزوجک علیک حقٌ۔ یعنے بیوی بچوں کی خبرگیری تجھ پر فرض واجب ہے۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف۔ یعنے ہر قسم کا نیک سلوک جو کہ دنیا میں کسی سے کیا جاسکتا ہے اپنی بیوی سے کر۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ اگر تو اپنی بیوی کو ایک ڈھیر سونے کا دیدے اور پھر کسی سبب سے تم میں طلاق واقع ہو جاوے تو تو اس ڈھیر میں سے ایک ذرہ برابر بھی نہ

واپس سے - پھر قرآن شریف ایک ایسی تعلیم دیتا ہے - جو کسی مذہب میں نہیں - چنانچہ فرماتا ہے - وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم - یعنے تو اپنی بیوی سے ہر قسم کا نیک سلوک کر - خواہ وہ تجھے سخت بُری لگے اور تجھے اس سے سخت نفرت ہو - تب بھی میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تو اس سے برابر ویسا ہی عمدہ سلوک کرتا رہ - پھر اسلام فرماتا ہے - اکرموا اولادکم - یعنے تو سلوک کے علاوہ بیوی بچوں کی عزت و توقیر کر -

پھر بدھ نے اس بات کی عقلی وجہ نہیں بتائی کہ تو کیوں بیوی بچوں کی پرداخت کر - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا - یعنی تو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کر اور اسے تکلیف مت دے کیونکہ وہ بھی تیرے جیسی انسان ہے - تجھے اس پر کوئی ایسی فوقیت نہیں کہ تو اسے حقیر سمجھے یا اس پر ظلم کرے - پھر قرآن شریف فرماتا ہے - ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین - یعنی اگر تو نے خدا تعالیٰ کے فرمودہ کے مطابق بیوی بچوں سے نیک سلوک نہ کیا تو میرے عذاب کے نیچے ہمیشہ جلتا رہے گا اور تجھ پر ہمیشہ ذلت کی مار رہیگی -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
یریدون وجھہ ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ -	کوئی فعل پر معصیت تحریک سے نہ کرنا -

بدھ کہتا ہے کہ تو کوئی ایسا کام نہ کر جو کسی گندی تحریک سے ہو لیکن یہ ادنیٰ درجہ ہے - قرآن شریف فرماتا ہے - کہ تو کوئی کام نیکی کی تحریک کے بغیر نہ کر - فرق دونوں تعلیموں میں یہ ہے کہ بدھ صرف گندی تحریک کی ممانعت کرتا ہے اور قرآن شریف گندی تحریک کے علاوہ حکم دیتا ہے - کہ تو صرف نیکی کی تحریک پر کام کر - خلاصہ یہ کہ بدھ ترک شر کا حکم دیتا ہے اور قرآن شریف ایصال خیر کی تعلیم دیتا ہے -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون	صدقہ دینا اور کثرت سے خیرات کرنا

بدھ کہتا ہے کہ تو صدقہ و خیرات کثرت سے کر - لیکن قرآن کریم فرماتا ہے - لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون یعنے تو نیک بن ہی نہیں سکتا - جب تک کہ تو صدقہ و خیرات نہ کرے - پھر بدھ نے نہیں بتایا کہ صدقے و خیرات کا کون کون مستحق ہے لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل - پھر فرماتا ہے - فی اموالھم حق للسائل والمحروم - پھر فرماتا ہے - وللوالدین والاقربین - پھر بدھ نے صدقہ و خیرات کی وصیت پر زور نہیں دیا مگر قرآن شریف فرماتا ہے - فریضۃ من اللہ - یعنی صدقہ و خیرات خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض کئے گئے ہیں - پھر بدھ نے نہیں بتایا کہ صدقہ میں کون کونسی چیزیں دینی چاہئیں - حالانکہ ایک شخص ایک ناکارہ اور اپنے کام میں نہ آنے والی شے کو صدقہ میں دیدے تو کیا اس کو ثواب ملیگا - ہاں قرآن شریف فرماتا ہے مما تحبون - یعنے صدقہ و خیرات میں وہ چیزیں دینی چاہئیں - جو قیمتی اور آدمی کی اپنی پسندیدہ ہوں اور جن کی جدائی آدمی کے دل پر شاق گزرے - پھر بدھ نے حد بندی نہیں کی اس لئے ایک فضول خرچ آدمی فضول خرچی میں بڑھے گا - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - ولا تبذر تبذیرا - یعنے خرچ کرتے وقت فضول خرچی نہ کرو - کیونکہ فضول خرچی شیطان کی تحریک سے ہوتی ہے -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول	اصول قانون نیکی کے مطابق کاربند ہونا

بدھ کہتا ہے کہ نیک کاموں پر کاربند ہونا لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ ہر شخص کے خیال میں الگ الگ نیکیاں ہیں - ایک شخص ایک بات کو اچھا سمجھتا ہے لیکن دوسرا اسکو بُرا خیال کرتا ہے ہاں قرآن شریف اس بارہ میں کامل تعلیم دیتا ہے - چنانچہ فرماتا ہے - اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنے تمام انسان ساری نیکیوں کے علم پر حاوی نہیں ہو سکتے اس لئے احسن طریق یہ ہے کہ جو کچھ خدا اور اوس کا رسول بتا دیں - تو اس پر کاربند رہو -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم -	دوستوں اور عزیزوں کی دستگیری کرنی

بدھ کہتا ہے کہ دوستوں اور عزیزوں کی دستگیری کرنی چاہیئے - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم تو علاوہ دوستوں اور عزیزوں کی دستگیری کرنے کے یتیموں اور مسکینوں اور دور و نزدیک کے ہمسایوں مسافروں اور نوکروں کے ساتھ بھی اعلےٰ برتاؤ کرو -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ففروا الی اللہ	گناہ سے احتراز کرو - اور ایسے احتراز کی طرف فوراً مصروف ہو جاؤ -

بدھ کہتا ہے کہ گناہ سے احتراز کرو اور ایسے احتراز کی طرف فوراً مصروف ہو جاؤ لیکن یہ طریقہ نہیں بتایا کہ کس طرح گناہ سے بچ سکتا ہے - ہاں قرآن شریف بیان فرماتا ہے - ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر - یعنی عبادت کرنے سے گناہ کی توفیق نہیں ملتی - پھر فرماتا ہے - اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور یعنے جو لوگ خدا کے ساتھ تعلق بڑھاتے ہیں اُن سے گناہ کی مرض دُور ہو جاتی ہے - پھر بدھ نے یہ نہیں بتایا کہ اگر آدمی گناہ کر بیٹھے تو کس طرح تلافی کرنی چاہیئے - ہاں قرآن شریف فرماتا ہے کہ اگر کسی سے گناہ ہو جاوے - تو وہ گناہ توبہ استغفار تضرع صدقہ خیرات اور نیک اعمال سے دور ہو جاتے ہیں

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کلوا واشربوا ولا تسرفوا انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ -	مسکرات سے پرہیز کرو

بدھ کہتا ہے کہ مسکرات سے پرہیز کرو - لیکن اسلام کہتا ہے کہ کل مسکر حرام - یعنے تجھ پر ہر مسکر شے حرام قطعی ہے - پھر بدھ کھانے پینے والی اشیاء میں سے صرف نشہ والی شے کی ممانعت کرتا ہے - مگر قرآن شریف فرماتا ہے - کلوا واشربوا ولا تسرفوا - یعنے حلال اشیاء بھی حد سے زیادہ نہ کھاؤ - پھر فرماتا ہے - والذین ھم عن اللغو معرضون - یعنے جو چیز فائدہ نہ دیوے وہ بھی نہ کھا - پھر بدھ نے نشہ کے نقصانات کا ذکر نہیں کیا - ہاں قرآن شریف فرماتا ہے - انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطن - یعنے مسکرات اس لئے نہ پیا کرو کیونکہ اول تو شیطانی تحریکوں سے شروع ہوتے ہیں اور

اوراس کا نتیجہ بھی رجس یعنی ہرقسم کی گندگی ہے۔ اوراس سے ہرقسم کے گناہ پیدا ہوتے ہین اور یہ ام الخبائث ہو۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجراً	نیکیان جمع کرنے کا اصول ہمیشہ مدنظر رکھ۔

بدھ کہتاہے کہ نیکیان جمع کرنے کا اصول ہمیشہ مدنظر رکھ لیکن اس حکم کا نتیجہ بدھ نے کوئی بیان نہین کیا۔ لیکن قرآن کریم فرماتاہے۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجراً۔ یعنے جتنی نیکیان تم کروگے ان سب کا بدلہ تم اپنے رب سے پاؤگے۔ پہر فرماتاہو لاتظلمون فتیلا۔ یعنے جتنی نیکیان تم آگے بھیجوگے ان سب کا بدلہ پاؤگے۔ ایک ذرہ بہر بہی کمی نہ ہوگی۔ پہر فرماتا ہے۔ تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجراً۔ یعنی علاوہ اس بات کے کہ بدلہ مین کمی نہ ہوگی۔ ثواب اتنا ملیگا۔ کہ جسکی تم کو توقع یا امید بہی نہ تہی۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین	اُن لوگون کی عزت جو قابل عزت ہون

بدھ کہتاہے کہ جو لوگ قابل عزت ہون . . . . ان کی عزت کر۔ لیکن افسوس کہ بدھ نے نام بھی نہین لیا کہ قابل عزت کون ہین۔ لیکن قرآن شریف بیان فرماتاہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنے توان کی عزت کر جو قابل عزت ہون۔ اور قابل عزت بھی مین ہی تجھے بتاتا ہون کہ وہ کون کون ہین۔ اول خدا کی ذات کامل صفات۔ پہراس کے رسول پھراس کے ایماندار بندے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولاتصعر خدک للناس ولاتمش فی الارض مرحاً	ہمیشہ منکسر المزاج رہ

بدھ کہتاہے کہ ہمیشہ منکسر المزاج رہ۔ لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اول یہ کہ بعض دفعہ دشمنون سے مقابلہ پڑجاتاہے اس وقت اگر انسان اپنی منکسر المزاجی پر آوے تو اپنے آپکو ہلاکت مین ڈالدیگا۔ ہان قرآن شریف فرماتاہے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ یعنے تجھ کو اپنے بہائیون اور ہم صلح لوگون مین منکسر المزاج رہنا چاہیے۔ لیکن دشمنون کے ساتھ میدان جنگ مین تیز امزاج تیز ہوجانا چاہیئے۔ پھر بدھ نے اس کا نتیجہ نہین بیان کیا۔ ہان قرآن شریف فرماتاہے۔ ولاتصعر خدک للناس ولاتمش فی الارض مرحاً۔ ان اللہ لایحب کل مختال فخور۔ یعنے تو منکسر المزاج رہ اور زمین مین اکڑاکر مت چل۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تو خدا کی نظر عنایت سے محروم رہ جاویگا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لاتمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیوٰۃ الدنیا	قانع رہ

بدھ کہتاہے کہ تو قانع رہ۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ لاتمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجاً منھم یعنے تو علاوہ اپنے مال پر قناعت کرنے کے دوسرے کے مال کیطرف نظر اٹھاکر بہی نہ دیکھ۔ پھر بدھ نے یہ نہین بتایا۔ کہ قناعت کیون کرے ہان قرآن شریف بتاتا ہو زھرۃ الحیوٰۃ الدنیا۔ یعنے تو اپنے مال پر قناعت اس لئے کرکہ دنیا کی زندگی پنجروزہ ہے جس طرح گزرتی ہے گزرجاوے پھراس تھوڑے سے عرصہ کے لئے آدمی کیا حرص کرے پھر بدھ اس بات سے ساکت ہے کہ قناعت سے کیا نتیجہ نکلیگا ہان قرآن شریف فرماتاہے۔ ورزق ربک خیر وابقیٰ یعنے اگر تو قناعت کرے تو خدا تجھے ایسا رزق دیگا جو عمدہ اور کبھی نہ ضائع ہونے والا ہو۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ھل جزاء الاحسان الا الاحسان	جو احسانات کوجاوین ان کے لحاظ سے ہمیشہ ممنون رہنا۔

بُدھ کہتاہے کہ محسن کا ممنون رہ۔ لیکن اسلام کہتا ہو۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ یعنی جو شخص محسن کا ممنون نہین وہ خدا کا بھی ممنون نہین۔ پھر بدھ نے صرف زبانی جمع خرچ یعنے ممنون رہنے تک ہی تعلیم دی ہے لیکن قرآن شریف فرماتاہے۔ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے محسن کا ممنون ہونے کے علاوہ تجھ پر فرض ہے۔ کہ تو بھی اپنے موقع پر اس کے ساتھ احسان کرے۔ اور اس احسان کا بدلہ احسن طور پر اُسے دے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان۔ ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا	مناسب اوقات مین دہرم شاستر کا وعظ سُننا۔

بدھ کہتاہے کہ مناسب وقت پر دہرم شاستر کا وعظ سُن۔ لیکن قرآن شریف فرماتاہے۔ ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان۔ ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا۔ اور فرمایا سمعنا واطعنا۔ یعنے تو صرف وعظ ہی نہ سُن۔ بلکہ علاوہ سننے کے اس پر کاربند رہ۔ اوراس کو مان۔ پہر بدھ نے نتیجہ نہین بیان کیا۔ لیکن قرآن شریف فرماتاہے۔ واذا قرئ القرآن فاستمعولہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ یعنے جب تو قرآن مجید کے وعظ مین موجود ہو۔ تو چُپ چاپ توجہ سے سُن۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تجھ پر مصیبتون کیوقت رحم کیا جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
واصبر فان اللہ لایضیع اجر المحسنین	صبر کر۔

بُدھ کہتاہے کہ تو صبر کر۔ لیکن قرآن کریم فرماتاہے واصبر فان اللہ لایضیع اجر المحسنین۔ یعنے تو صبر کر۔ کیونکہ خدا صابرون کے ساتھ ہے اوران کے صبر کے نیک بدلہ کو ضائع نہ کرے گا۔ فرق دونون تعلیمون مین یہ ہے کہ بدھ صرف حکم دیتاہے اور قرآن شریف حکم دے کر ساتھ ہی دلیل دیتاہے۔ کہ تو صبر کیون کرے۔ اس لئے کہ جو صبر کرتاہے۔ خدا اس کے ساتھ ہوجاتاہے۔ اور اوسکو ہرقسم کی فتوحات سے مالامال کردیتاہے۔ قرآن شریف نے حکم۔ دلیل۔ نتیجہ سب کا بیان ایک ہی فقرہ مین کردیاہے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس	مُصیبتون کو تحمل سے برداشت کر۔

بُدھ حکم دیتاہو کہ تو مُصیبتون کو تحمل سے برداشت کر۔ لیکن بدھ نے مُصیبتون کی تفصیل نہین کی اور نہ یہ بیان کیا کہ تحمل کس طرح کرے اور نہ ہی یہ بیان کیاہے۔ کہ تحمل کا اجر کیا ملیگا۔ ہان قرآن شریف مُفصل بیان فرماتاہے ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ۔ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیھم صلوٰتٌ من ربھم ورحمۃ۔ یعنے ہم تم پر خوف طاری کرینگے اور قحط بھیجین گے۔ اور پھلون اور جانون کا نقصان کرین گے۔ تو جو شخص تحمل کریگا۔ اور دل سے کہیگا۔ کہ ہم سب اللہ کے لئے ہین اور اُسی کے حضور جانیوالے ہین

ہم ایسے لوگوں کو دنیا میں انعام واکرام سے مالا مال کرینگے۔ اور وہ ہماری رحمتوں کے نیچے آجاوینگے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم به	اچھی باتوں سے خوش رہو

بدھ کہتا ہے کہ اچھی باتوں سے خوش رہو۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیوں خوش ہو۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم به و ذالك هو الفوز العظیم۔ یعنی تو ان تعلقات کیوجہ سے جو کہ تو نے اپنے پروردگار سے قائم کئے ہیں۔ خوش ہو اس لئے کہ یہ تعلقات ہی اصل کامیابی ہیں پھر فرماتا ہے۔ وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون یعنے اول تو بیعت سے خوش ہو۔ پھر اس کے نتیجہ سے خوش ہو۔ یعنی بیعت کا نتیجہ تمہیں جنت ملیگی۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وهاجروا فی سبیل الله و کونوا مع الصادقین	جب موقعہ ہو نیک لوگوں کے پاس جانا

بدھ کہتا ہے کہ تجھے جب موقعہ ملے نیک لوگوں کے پاس جا لیکن یہ تعلیم ناقص ہے۔ اول تو اس لئے کہ اس میں موقعہ ملنے کی شرط ہے۔ حالانکہ نیک لوگوں سے ملنا ایسا ضروری ہے کہ وقت ملے نہ ملے۔ کام کا حرج کرکے جانا چاہئیے ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین یعنی نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ جہاں جائیں وہاں جاؤ جو کریں وہ کرو۔ غرض بدھ کہتا ہے۔ کہ جب فرصت ہو۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تو نیک آدمی کے ساتھ ہو جا۔ پھر قرآن اس سے بھی بڑھ کر تاکید کرتا ہے۔ الذین آمنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله باموالهم وانفسهم اولٰئك اعظم درجة۔ اگر تجھے نیک لوگوں کے پاس جانے کے لئے ملک وطن بیوی بچے چھوڑنے پڑیں۔ تو وہ چھوڑ دے۔ اور اگر تجھے نیک لوگوں کی خاطر مال وجان قربان کرنی پڑے۔ تو کچھ مضائقہ نہ کر۔

دوسرے یہ کہ بدھ نے اس ملاقات کا کوئی اجر نہیں بیان کیا۔ ہاں قرآن شریف بیان فرماتا ہے۔ اولٰئك هم الفائزون۔ یعنے میری تعلیم پر کہ نیک لوگوں سے ملا کر۔ چلکر تو دنیوی واخروی کامیابی کا وارث ہو جاوے گا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنکر فذکر انما انت مذکر	دھرم کی باتوں پر گفتگو کرنا

بدھ کہتا ہے کہ دھرم کی باتوں پر گفتگو کرو۔ لیکن قرآن شریف تعلیم دیتا ہے۔ کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنکر۔ یعنے اے مسلمانو! تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم دھرم کی باتیں کرو۔ اور لوگوں کو بھلے کاموں کی ترغیب دو اور ناپسندیدہ کاموں سے منع کرو۔ فرق دونوں تعلیموں میں یہ ہے کہ بدھ صرف ایک عام حکم دیتا ہے۔ لیکن قرآن نیک انجامی کی شرط بناتا ہے یعنے جب تک تم دھرم کو نہ پھیلاؤگے تب تک تم نیک انجام نہیں ہو سکتے۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ وہ دھرم کی گفتگو اپنے حلقے میں ہی رکھتا ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ فذکر انما انت مذکر۔ یعنے تو غیروں کو بھی دھرم کی باتیں سنا۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ وجادلهم بالتی هی احسن یعنے جب غیروں کو دھرم کا اپدیش کرو۔ تو نہایت عمدہ طریق سے کرو۔ جس سے وہ سمجھ بھی جاویں اور کوئی دنگا فساد بھی نہ ہو۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولا تتبع الهوی فیضلك	مجاہدہ نفس کرنا

بدھ کہتا ہے کہ تو مجاہدہ نفس کر۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ مجاہدہ کس طرح کرنا چاہئیے۔ ہاں قرآن شریف بتاتا ہے ولا تتبع الهوی فیضلك۔ یعنے مجاہدہ نفس اس طرح کر کہ نفس کی بات ہی نہ مان یعنے جب نفس اپنی طرف سے کوئی خواہش کرے۔ تو اس کو پورا ہی نہ کر۔ غرض بدھ نے صرف مجاہدہ نفس کا نام ہی لیا ہے۔ لیکن قرآن شریف نے اس ایک ہی آیت میں مجاہدہ نفس کی تعریف بھی کر دی ہے کہ نفس کی خواہشات کو پورا نہ کرنا مجاہدہ ہے۔ پھر بدھ نے اپنی تعلیم کی خلاف ورزی کا نقصان نہیں بتایا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولا تتبع الهوی فیضلك یعنے نفس کی خواہشات کو پورا نہ کر ورنہ اس خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تو گمراہ ہو کے ہلاک ہو جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
انّ الّذین قالوا ربنا الله ثمّ استقاموا۔	صداقت اعلےٰ پر استقلال سے رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو صداقت اعلےٰ پر استقلال سے قائم رہ۔ لیکن صداقت اعلےٰ کا نام نہیں لیا۔ ہاں قرآن شریف جہاں استقلال سے قائم رہنے کی تاکید کرتا ہے وہاں اس صداقت اعلےٰ کا نام بھی لیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انّ الّذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکة ان لا تخافوا ولا تحزنوا نحن اولیاؤکم فی الحیوٰة الدنیا۔ یعنے تو اس صداقت اعلےٰ پر کہ ہمارا پروردگار ہمارا خالق ہمارا رازق وہی ذات ہے جو تمام عیوب سے منزہ اور تمام صفات کاملہ سے موصوف ہو استقلال سے قائم رہ۔ فرق دونوں میں یہ ہے۔ بدھ نے صداقت اعلےٰ کا نام نہیں لیا۔ لیکن قرآن شریف نے ایک ہی آیت میں اس صداقت اعلےٰ کا نام بھی دے دیا کہ اس نظام کو بتدریج ترقی دینے والا اور سب روزی رساں اور قابل پرستش صرف اللہ ہے اور یہی صداقت اعلیٰ ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم	ہمیشہ اس امر کی کوشش کرنی کہ ایسے طریقے پر عمل کیا جاوے جو سب سے زیادہ نیکی کے لحاظ سے کامل ہو

بدھ کہتا ہے کہ تو ہمیشہ اس امر کی کوشش کر کہ تو درست رستے پر چلے۔ لیکن درست راستہ کا تلاش کرنا سخت مشکل ہے۔ اور کوئی ترکیب اس کے دریافت کرنے کی نہیں سوائے اس کے کہ خود خداوند علیم وبصیر الہام کرے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے ان الله ربی وربکم فاعبدوه هذا صراط مستقیم۔ یعنے وہ ذات پاک جو تمام موجودات کی پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ ہے۔ وہی قابل عبادت ہے۔ اس لئے تو اسی کی عبادت کر۔ یہی درست راستہ ہے تو اسی پر چل۔ پھر فرماتا ہے۔ وانك لتهدی الی صراط مستقیم۔ یعنے صراط مستقیم وہ درست راستہ ہے۔ جو تیرے اوپر بذریعہ وحی خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا یعنی شریعت محمدیہ ہی صراط مستقیم ہے۔ پھر بدھ نے صراط مستقیم پر چلنے کی ترکیب نہیں بتائی۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ اهدنا الصراط المستقیم۔ یعنے درست راستہ پر چلنے کے لئے اول خدا سے دعا مانگنی چاہئیے۔ کہ اے مولیٰ کریم ہم کمزور اور ناقص الفہم ہیں ہم اپنی کوشش سے کسی کامیابی کو نہیں لے سکتے۔ تو خود ہی اپنے فضل وکرم سے ہمیں سیدھے اور درست راستہ پر چلا۔

پھر بدھ نے درست اور سیدھے راستہ پر چلنے والوں کے لئے کوئی اجر بیان نہیں کیا لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔ یعنے اگر تو میرے بتائے ہوئے درست اور سیدھے راستہ پر چلیگا۔ تو تو

دنیا میں ہر قسم کے انعامات کا مورد بن جاویگا۔ اور دین و دنیا میں تو ناکامیون سے بچ جاویگا۔ اور نہ دین کے معاملات مین تجھے گمراہی حاصل ہوگی اور نہ ہی دنیا کے معاملات مین تو ناکام رہے گا۔ اور علامت بھی بیان فرمادی کہ دن بدن انعام ہونے لگ جاوینگے

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم	حصول نروان پر مضبوطی سے نظر جمائے رکھ

بُدھ کہتا ہے کہ تو نجات کے حصول پر نظر جمائے رکھ۔ لیکن نہ تو بدھ نے یہ بیان کیا کہ نجات کس طرح مُیسّر آسکتی ہے اور نہ ہی خود آدمی اپنی عقل سے دریافت کرسکتا ہے۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم۔ یعنے اے ایماندارو اتم نجات کے حصول کے طریقے خود اپنی عقل سے دریافت نہیں کرسکتے اس لئے مین خود تم کو بتاتا ہون۔ وہ طریقے یہ ہین۔ کہ تم ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ مین اپنی جان و مال کی قربانی کرو تب تم خدا کے عذاب سے نجات پاجاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے۔ د بغفا برحمتك۔ یعنے نجات کے حصول کا یہ بھی طریقہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ سے اس کا رحم طلب کر تارہ۔ پھر فرماتا ہے۔ ننجی المحسنین۔ یعنی نجات حاصل کرنے کا یہ بھی طریق ہے۔ کہ دوسرون کے ساتھ احسان کرے۔ تاکہ اس کے بدلے مین تجھ پر احسان کیا جاوے۔ پھر بدھ نے یقینی طور پر کسی کو بشارت نہین دی کہ تو فلان کام کرکے نجات پاجاوے گا۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ حقاً علینا ننجی المؤمنین۔ یعنی جو شخص ایمان لاویگا اس کو نجات دینا ہم نے فرض کرلیا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ یعنے جو شخص تقوے اختیار کرے گا وہ نجات پانیوالون مین سے ہو۔ پھر بُدھ نے صرف نجات کے متعلق ہی بیان کیا ہے کہ عذاب سے نجات ہوگی۔ لیکن یہ ادنےٰ درجہ ہے کیونکہ عذاب سے بچنا ابتدائی درجہ ہے۔ ایک شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے جو نہ عذاب مین گرفتار ہو اور نہ آرام و راحت مین رہے۔ ہان قرآن کریم فرماتا ہے۔ ویدخلکم جنت تجری من تحتها الانهار ومساکن طيبة في جنات عدن۔ ذالك هو الفوز العظيم یعنے اگر تو ایماندار ہوگا۔ تو تجھ کو علاوہ عذاب سے نجات دینے کے ہم اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات مین رکھین گے۔ جہان پاکیزہ تعلقات ہونگے۔ اور ہر قسم کے انعام و افضال ہونگے۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر اسلام فرماتا ہے۔ کہ اپنی تعلیم پر چلنے والون کو مین ایسی نعمتون سے مالامال کرون گا۔ کہ ان نعمتون کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ان کی خوبی کسی کان نے سُنی اور نہ ہی ان کی عمدگی کی حقیقت کسی دل و دماغ مین گزری۔ پھر فرماتا ہے کہ اگر تو میرا فرمانبردار ہوگا۔ تو جو کچھ تو چاہیگا۔ تجھے ملیگا۔ پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے نجات کی میعاد نہین مقرر کی۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ لا مقطوعة ولا ممنوعة۔ یعنے اگر تو میرا ایماندار بندہ ہوگا۔ تو تجھ کو نجات دائمی کے علاوہ راحت و آرام دائمی دیا جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
لا تحزن ان الله معنا۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين	رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہ یعنی خوشی کے وقت خوش مت ہو۔ اور رنج کے وقت رنجیدہ مت ہو لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حکم بدھ نے عام نہین دیا۔ کہ کسی کام پر بھی خوشی یا رنج مت ہو۔ کیونکہ بدھ خود پیچھے کہہ آیا ہے۔ کہ اچھی باتون سے خوش ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا منشا اس تعلیم سے صرف اسیقدر ہے۔ کہ تو دنیاوی آسائشون اور آرامون پر خوش نہ ہو اور دنیاوی مصائب اور زمانہ کے حوادثات سے رنجیدہ نہ ہو۔ لیکن بُدھ کی اس تعلیم مین ایک نقص یہ ہے۔ کہ اس نے حکم تو دیدیا کہ تو رنجیدہ مت ہو۔ لیکن اس بات کی وجہ اور دلیل نہین بیان کی کہ کیون تو ایسا کام کرے ہان قرآن شریف بیان فرماتا ہے وتلك الايام نداولها بين الناس۔ یعنے تو دنیاوی مصائب پر اس وجہ سے رنجیدہ مت ہو۔ کہ صرف تو ہی ان مصائب مین مُبتلا نہین۔ بلکہ تمام اہل دنیا اس دار الابتلاء کے مصائب مین مبتلا ہین۔ کیونکہ جب مُصیبت ایسی شے ہو کہ جس سے کسی کو چارہ نہین۔ تو ایک شخص اگر اس پر افسوس کرے۔ تو بیجا ہے پھر دوسری وجہ بیان فرماتا ہے۔ لکیلا تحزنوا على ما فاتکم یعنے تجھ کو اگر دنیاوی کچھ تکلیف پہونچے۔ تو تو رنجیدہ مت ہو کیونکہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی۔ بلکہ رنج سے تو اس مصیبت کی تکلیف اور بڑھیگی غرض دوسری وجہ یہ بیان کی کہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہو۔ وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی اس لئے رنج کرنا بیفائدہ ہے۔ پھر تیسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تحزن ان الله معنا یعنی اے مومن تو رنج و غم کے اثرات سے بالا رہ۔ اس لئے کہ جب تیرا تعلق اس قادر مقتدر کے ساتھ ہو گیا ہے۔ تو پھر تو اس دنیاوی مصائب سے کیون گھبراتا ہے۔ پھر چوتھی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ما اصابکم من مصيبة فبما كسبت ايديكم۔ یعنے جب تجھے کوئی مصیبت پہونچے۔ تو رنج و جزع فزع نہ کر۔ اس لئے کہ جو مُصیبت انسان پر پڑتی ہے وہ اس کے کسی نہ کسی گناہ کی شامت سے ہی پڑتی ہے۔ اس لئے جزع فزع اور رنج کی بجائے آدمی توبہ استغفار تضرع کرے۔ تاکہ وہ گناہ دور ہون نہ کہ بے فائدہ رنج و غم کرکے مصیبت کو اور بڑھائے۔ پھر دنیوی آسائشون پر خوشی کرنے کی ممانعت فرماتا ہے۔ اور اس کی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ان يوم الفصل كان ميقاتاً۔ یعنے دنیوی آسائشون پر خوشی اس لئے نہین کرنی چاہیئے۔ کہ اس دنیا کی راحتون کو قرار نہین اور خود انسان کو اس دنیا مین قرار نہین۔ بلکہ ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ کہ جس مین انسان اس دنیائے فانی سے گذر جائیگا۔ پھر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين یعنے اس دنیا کی راحتون پر اس لئے خوش نہ ہو کہ ان خوشیون سے انسان کے قلب پر غفلت چھا جاتی ہے اور ایسے خوشی کرنے والے انسان خدا کے منظور نظر نہین ہوتا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
الا بذكر الله تطمئن القلوب	دل کو ہر حال مین مطمئن رکھنا

بدھ نے یہ تعلیم دی ہے کہ تو اپنے دل کو ہر حال مین مطمئن رکھ۔ لیکن اس تعلیم مین ایک نقص یہ ہے کہ بدھ نے بالکل بیان نہین کیا کہ کن باتون سے دلی اطمینان حاصل ہوسکتا ہے۔ ہان قرآن شریف فرماتا ہے۔ الا بذكر الله تطمئن القلوب۔ یعنے پہلا ذریعہ جس سے قلب کا اطمینان ہو سکتا ہو یہ ہے کہ آدمی خدا کا ذکر کرے۔ یعنی آدمی دل مین غور کرے کہ میرا خدا کیسا قادر ہو کیسا علیم ہے کیسا محسن ہو کیسا حکیم ہے اس مین سب قدرتین ہین وہ چاہے تو میری تکلیفین ایک دم مین دور کردے اس نے اگر مصیبت بھی مجھ پر ڈالی ہے۔ تو اپنی کسی حکمت کی وجہ سے ہی ڈالی ہے شاید یہ مصیبت میری مغفرت کا ذریعہ ہو۔ پھر خیال کرے کہ کیسے کیسے موقعون پر اس نے میری دستگیری کی اس کا رحم اس کا کرم اس کی غریب نوازی ہر وقت میرے شامل حال ہین اگر اس کی توجہ میرے اوپر ایک سکینڈ کے لئے بھی ہٹ جاوے۔ تو میرا کیا حشر ہو۔ غرض آدمی اگر خدا کی صفات کا ذکر کرے اور ان کا مطالعہ کرے۔ تو پھر کوئی مصیبت ایسی

نہیں رہتی۔ جو آدمی کو تکلیف دہ ہو اور کوئی دلی تشویش ایسی باقی نہیں رہتی۔ جس سے بہ کلی اطمینان نصیب نہ ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ وما جعلہ اللہ الا بشریٰ ولتطمئن بہ قلوبکم وما النصر الا من عند اللہ۔ یعنے دوسرا ذریعہ اطمینان قلبی کا یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کر۔ کہ وہ گاہے گاہے بشارتوں سے اور شرف مکالمہ و مخاطبہ سے تجھ کو مشرف فرما کر تیرے دل کو مطمئن کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ قالوا نرید ان ناکل منہا وتطمئن قلوبنا۔ یعنی تیسرا ذریعہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آدمی کے لئے دین و دنیا میں ہر قسم کی آسائشوں کا سامان بہم پہنچاوے۔ کہ جس کے بہم پہنچنے سے ہر قسم کی تشویش دور ہو کر ان کی جگہ بکلی طمانیتیں حاصل ہو جاویں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ونہی النفس عن الہویٰ	جذبات نفسانی سے بری رہنا

بدھ کہتا ہے کہ تو نفس کے جذبات سے بری رہ۔ لیکن یہ نہیں بیان کیا کہ نفس کے کونسے جذبات سے اپنے آپ کو بچا۔ ہاں قرآن مجید فرماتا ہے لا تتبع اھواء الذین لا یعلمون۔ یعنی نفس کے ان جذبات سے بری رہ جو بے علمی اور جہالت سے پیدا ہوں پھر فرماتا ہے لا تتبع سبیل المفسدین یعنے اپنے نفس کے ان جذبات کی اطاعت نہ کر جن کا نتیجہ خراب نکلے پھر فرماتا ہے۔ ولا تتبعوا خطوات الشیطن یعنے وہ جذبات جنہیں ذرہ بھر بھی گندی تحریک ہو نہ اختیار کر۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تتبع الھویٰ۔ یعنے اپنے نفس کی کمینہ اور حسن خواہشات نہ پوری کر۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تتبعوا اھواء قوم ضلوا۔ یعنے نفس کے تمام ان جذبات سے جو شریعت اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے خلاف ہوں۔ اپنے آپ کو بری رکھ پھر اسلام صرف یہی نہیں فرماتا۔ کہ تو نفس کے بُرے جذبات سے بُری رہ۔ بلکہ فرماتا ہے۔ کہ علاوہ نفس کے بُرے جذبات سے بری رہنے کے تو صرف خدا کے فرمودہ کے مطابق زندگی بسر کر۔ اور پھر اسلام تجھ کو ترقی دے کر یہاں تک لاتا ہے۔ کہ تو خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق کر۔ کہ تیرے ہاتھ جو کام کرنیوالے ہیں وہ گویا خدا کے ہاتھ ہیں جو صرف نیک کام ہی کرتے ہیں۔ اور تیری آنکھ جو دیکھنے والی ہے۔ وہ اسی کی آنکھ ہے۔ جس سے صرف پاک چیزیں ہی نظر آتی ہیں۔ اور تیری زبان جو بولنے والی ہے۔ وہ خدا کی زبان بنجاوے جس سے تو صرف پاک باتیں بولے۔ پھر اسلام تجھ کو اسقدر فرمانبرداری سکھلاتا ہے۔ کہ تیرے نفس کو بھی فرمانبردار کر لیتا ہے۔ مطلب یہ کہ پاک لوگوں کے نفسانی جذبات بھی بُرے نہیں ہوتے بلکہ ان کے نفوس کے جذبات بھی نیک کاموں کے لئے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایماناً و قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل	ہر قسم کے خطرات کے مقابلہ میں بالکل مطمئن اور بیخوف رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو خطرے کے وقت بالکل مطمئن اور بے خوف رہ۔ لیکن وہ تعلیم جو اس کے متعلق قرآن شریف نے دی ہے وہ بدھ کی تعلیم کے مقابلہ میں بہت اعلیٰ ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایماناً۔ یعنے جب تو خطرناک خطروں میں گرفتار ہو جاوے اور خطرناک مشکلات میں مبتلا ہو جاوے۔ اور خطرہ بھی ایسا خطرہ کہ تو اکیلا ہو اور دوسری طرف مقابل میں ایک زبردست فوج ہو۔ جو کہ اس بات پر کمربستہ ہو۔ کہ تجھ کو ہلاک کر دے۔ اور سب لوگ پکار اٹھیں۔ کہ اب تیرا کہیں ٹھکانا نہیں۔ تو تباہ و نیست و نابود ہو جاوے گا تب بھی تو نہ گھبرا۔ اور علاوہ مطمئن رہنے کے تیرا ایمان اس قدر بڑھ جاوے۔ کہ اس قدر امن کی حالت میں بھی نہ تھا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے یہ نہیں بیان کیا۔ کہ مصائب کے وقت کیوں مطمئن رہ۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ وقالوا حسبنا اللہ۔ یعنے تو مشکلات کے وقت اس لئے مطمئن رہ۔ کہ تیرے لئے ہر مشکل کیوقت تیرا خدا کافی ہے۔ اور کوئی شخص اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر فرماتا ہے۔ نعم الوکیل۔ یعنی زبردست دشمن کے مقابلہ میں گھبراہٹ تو اس صورت میں ہے کہ جب تم نے خود کچھ کام کرنا ہو اور تو خیال کرے۔ کہ ہماری تعداد تھوڑی ہے اور دشمن بڑی تعداد میں ہے۔ لیکن جب تیرا کام سب خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اور اسی نے تیرے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ تو پھر اپنی کمزوری کا کیا فکر ہو۔ بدھ کی تعلیم میں اور قرآن مجید کے حکم میں بڑا فرق یہ ہے۔ کہ بدھ صرف اطمینان کی تعلیم دیتا ہے اور قرآن مجید علاوہ اطمینان کے زیادتی اطمینان کا حکم دیتا ہے۔ پھر بدھ نے خطرات کی حد نہیں بتائی۔ مگر قرآن شریف نے خطرہ کی ایک ایسی صورت بیان کی ہے کہ جس کے پرے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ یعنے قرآن شریف نے ایسا فقرہ بیان کیا ہے۔ جسمیں مال۔ جان۔ عزت۔ ایمان چاروں کی خیر نظر نہیں آتی۔ اور چاروں کے جانے کا یقین واثق ہے۔ پھر بدھ نے اپنی اس تعلیم پر عمل کرنے والے کو کوئی خاص بشارت نہیں دی۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوٓء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم۔ یعنے جو شخص میری تعلیم پر چلکر خطرات کے وقت مطمئن رہیگا۔ میں اس پر ایسا فضل کرونگا۔ کہ اس کو اس خطرہ کا کچھ بھی نقصان نہ پہنچے گا۔ اور وہ اس خوفناک خطرہ سے صحیح سلامت نکل آوے گا۔ اور پھر میں اس سے راضی ہو جاؤنگا۔ اور وہ میری نظر میں محبوب ہو جاوے گا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے وجہ نہیں بتلائی کہ مشکلات کے وقت بے چینی اور تشویش اور بے اطمینانی کیوں لاحق ہوتی ہے۔ کہ وجہ معلوم ہو کر اس کا دفعیہ کیا جاوے ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ انما ذالکم الشیطان یخوف اولیاءہ۔ یعنے خطرات کے وقت یہ بے چینی صرف شیطانی تحریک سے ہوتی ہے۔ کیونکہ شیطان تم کو اپنے پیروؤں سے ڈراتا ہے۔ پس جب تم کو وجہ معلوم ہو گئی۔ تو کیا کرو فرماتا ہے۔ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین۔ یعنے بجائے شیطان کے پیروؤں سے ڈرنے کے مجھ سے ڈرو۔ اگر تم کو میری ہستی پر ایمان ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو لوگ مصائب کیوقت ڈرتے ہیں۔ ان کو دراصل خدا کی قدرت اور طاقت پر ایمان نہیں ہوتا۔ سو تم اس پر ایمان لاکر صرف اسی پر بھروسہ کرو۔ اور مشکلات کے مقابلہ میں اطمینان سے کام لو۔

اطلاع

چونکہ حافظ عبد الرحیم صاحب اب دفتر تشحیذ میں ملازم نہیں ہے۔ اسواسطے احباب کو سکرٹری صاحب تشحیذ الاذہان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ رسالہ تشحیذ دفتر انجمن تشحیذ یا دار الکتب وغیرہ کسی امر کے متعلق انجمن کے خطوط پر آئندہ حافظ صاحب کا نام نہ لکھا جاوے اور نہ روپیہ کوئی صاحب ان کے نام روانہ کریں۔ بلکہ آئندہ بھی روپے و خطوط کسی کے نام پر نہیں روانہ کرنے چاہئیں صرف عہدہ لکھنا چاہیئے یعنی سکرٹری یا انجمن تشحیذ الاذہان چونکہ عہدہ دار عموماً تبدیل ہوتے رہتے ہیں اسواسطے نام کے لکھنے میں اکثر حرج واقعہ ہوتا ہے۔ جو روپیہ کسی کے نام پر آویگا۔ اس کے متعلق انجمن [illegible] ذمہ دار [illegible]

یہاں بدھ کی تعلیم ختم ہوتی ہے اب بدھ وہ ثمرات بیان کرتے ہیں۔ جو اس کی تعلیم پر چلنے والے کو مل سکتے ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

قرآن کریم کی تعلیم

ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین

بدھ کی تعلیم

جو شخص ان ۳۸ بابرکت اصول پر کاربند ہوگا۔ اس پر کوئی شخص غالب نہ آسکیگا اور وہ ہر حال میں خوش رہیگا

بدھ کہتا ہے کہ جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ اس پر دو انعام ہونگے۔ پہلا انعام تو یہ ہوگا کہ اس پر کوئی شخص غالب نہ آسکیگا لیکن میں بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ بدھ نے تعلیم تو لمبی چوڑی بیان کی۔ لیکن اپنے پیرو کے لئے کوئی تسلی آمیز اور اعلےٰ ثمرہ بیان نہیں کیا۔ اس لئے کہ کسی سے مغلوب نہ ہونا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ پہلے زمانہ میں عرب کی بھی یہی حالت تھی۔ کہ نہ وہ کسی سے مغلوب ہوتے تھے۔ اور نہ وہ کسی پر غالب تھے۔ پھر اب باغستان کو دیکھو کہ نہ وہ ملک کسی سے مغلوب ہے اور نہ ہی کسی پر غالب۔ تو کیا کوئی عقلمند باغستانی لوگوں کو صاحب نصیب سمجھیگا یا خواہش کرے گا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں۔ غرض بدھ نے اپنے پیرو کو کوئی عمدہ نتیجہ نہیں دیا ہے قرآن شریف بڑے زور سے للکار کر کہتا ہے۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلون انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ یعنے میں تمام لوگوں کو پکار کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ بات اپنی جان پر فرض کر دی ہے۔ کہ میں ہمیشہ اپنے پیرؤوں کی مدد کرونگا۔ اور میرے پیرو ہمیشہ دوسروں پر غالب رہیں گے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ (۱) اولٰئک ہم المفلحون یعنے میرے تابع ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے۔ (۲) لاغلبن انا ورسلی۔ (۳) ان الارض یرثہا عبادی الصالحون (۵) لہم مغفرۃ ورزق کریم۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف یہ بات کی ہے کہ اس کے پیرو مغلوب نہ ہوں گے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ خصوصیت صرف میرے پیرؤوں کے لئے ہے۔ لیکن فرماتا ہے۔ انہم لہم المنصورون۔ یعنے صرف میرے تابع ہی مدد دئے جاوینگے اور ان کے مقابل میں کسی کی ذرہ بھر بھی مدد نہیں ہوگی وجندنا لہم الغالبون۔ اور میرے پیرو ہی غالب رہیں گے۔ ان کے مقابل میں کوئی شخص غالب نہیں ہوگا۔ واولٰئک ہم المفلحون یعنے میرے پیرو ہی فتح کا منہ دیکھیں گے۔ بدھ نے ایک اور بات بیان نہیں کی کہ اس کے پیرؤوں کے دشمنوں سے کیا برتاؤ ہوگا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ سیہزم الجمع ویولون الدبر۔ یعنے دنیا کے پردہ پر جو شخص میرے پیرؤوں کا دشمن ہوگا۔ وہ کسی میدان میں بھی فتح نہیں حاصل کرے گا۔ بلکہ ہر میدان میں پیٹھ دکھا کر بھاگتا نظر آئے گا۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے نعمتوں کی تفصیل نہیں کی۔ صرف یہی کہہ دیا کہ تجھ پر کوئی غالب نہیں آویگا۔ لیکن دنیا میں ہزاروں انعام ہیں۔ صرف مغلوب نہ ہونا ہی ایک انعام باقی نہیں رہ گیا۔ لیکن قرآن شریف انعاموں کی دو قسمیں بیان فرماتا ہے۔ اول جسمانی۔ دوم روحانی چنانچہ فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنہم فی الارض ولیمکنن لہم دینہم ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امناً۔ یعنے جو میری تعلیم کے پیرو ہونگے۔ میں ان کو زمین کا بادشاہ بناؤں گا۔ ان کے خوف دور کردوں گا۔ ان کی سلطنت میں امن ہوگا۔ پھر فرماتا ہے زادہ اللہ بسطۃ فی العلم والجسم۔ یعنے جو شخص میرے مقرر کردہ قوانین پر چلے گا۔ وہ جسم و روح دونوں میں زبردست ہوگا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولہم ازواج مطہرۃ یعنی ان کو عمدہ بیویاں ملیں گی۔ اور یہ بھی پھر فرماتا ہے۔ وکذٰلک مکنا لیوسف فی الارض ولا نضیع اجر المحسنین ولاجر الاٰخرۃ خیر للذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ یعنے میرے تابع دنیا میں یوسف کیطرح معزز رہیں گے اور ان کو کوئی ضائع نہ کرسکیگا نہ ہی انکی محنت ضائع کی جاویگی۔ پھر فرماتا ہے وجیہاً فی الدنیا۔ یعنی میرے نیک بندے دنیا میں بڑے بڑے معزز ہوں گے۔ پھر فرماتا ہے۔ للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنی میرے مومن بندے کبھی ذلیل نہ ہوں گے پھر فرماتا ہے۔ فی معیشۃ راضیۃ یعنے میرے نیک بندے دنیا میں بھی عمدہ اور آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ پھر فرماتا ہے لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ یعنی جو میرا تابع ہوگا اس کو دنیا میں کوئی تکلیف نہیں پہونچا سکیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنٰت ویجعل لکم انہاراً۔ یعنی جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ اس کے لئے دنیا کے ہر قسم کے آرام و آسائشیں مہیا کی جاوینگی۔ مال و دولت سے وہ متمتع کیا جاوے گا۔ اولاد اور ازواج مطہرات اسے ملیں گی مومنوں کے مطابق اس پر بارشیں ہونگیں۔ باغ اور نہریں اسی کو قبضہ میں ہونگی۔ پھر فرماتا ہے۔ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا۔ یعنے نیک بندے اعلیٰ اعلیٰ چارپاؤں کے مالک ہونگے۔ پھر وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ۔ یعنی نیک لوگوں کی اولاد بڑے بھلے پھولیگی۔ اور ان کو دنیا میں اپنی اولاد کا سکھ دیکھنا نصیب ہوگا۔ پھر روحانی انعامات بیان فرماتا ہے۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ یعنی میری فرمانبرداری کا پہلا روحانی فائدہ تو یہ ہوگا۔ کہ میرے تابع جاہل نہیں رہیں گے۔ بلکہ علوم سے بہرہ ور ہو جاوینگے۔ پھر فرمایا ہے۔ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر یعنے میرے تابع میری تعلیم پر چل کر بے عقل نہیں رہیں گے بلکہ ان کو عقل خداداد بخشی جاوے گی۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذٰلک لاٰیات لقوم یتفکرون۔ یعنے ایمانداروں کو عقل سے کام لینا سکھایا جاوے گا۔ پھر فرماتا ہے۔ فیہ رجال ان یتطہروا۔ یعنی میری تعلیم پر چلکر میرے متبعین گندگی کو ناپسند کریں گے اور ان کی طبیعتیں صفائی کیطرف مائل رہیں گی۔ پھر فرماتا ہے۔ ھو الذی الف بین قلوبکم یعنی میری شریعت پر چلکر پاک محبت آپس میں تم کو حاصل ہوگی اور محبت بھی ایسی محبت کہ دنیا کے تمام اموال و متاع خرچنے سے بھی کسی طرح میسر نہیں آسکتی۔ پھر فرماتا ہے۔ یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت۔ یعنی اے مسلمانو! اگر میری تعلیم پر چلوگے۔ تو تمہاری سب گندی عادتیں چھوٹ جاوینگی۔ پھر فرماتا ہے ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنے اسلامی تعلیم تمام فحش اور مخرب اخلاق اور ناپسندیدہ باتوں سے پاک و صاف کر دیتی ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ اولٰئک ہم المتقون۔ یعنے میری تعلیم پر چلکر تو سب بدیوں سے پاک صاف ہو جاوے گا اور تمام عمدہ اخلاق سے اور عمدہ عادات سے متمتع کیا جاویگا۔ پھر فرماتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ یعنے جو میری تعلیم پر چلیگا۔ اس پر جس قدر انعام دنیا میں روحانی و جسمانی ہوسکتے ہیں۔ وہ سب کئے جاوینگے۔ پھر فرماتا ہے۔ انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ یعنے میری تعلیم پر چلنے والے لوگوں پر چار انعام ہونگے۔ کچھ ان میں سے نبی ہونگے۔ کچھ لوگوں کو صدیقیت کا مرتبہ ہوگا۔ اور کچھ شہداء کا مرتبہ پائیں گے اور باقی صلحاء میں سے ہونگے۔ غرض قرآن شریف اپنی تعلیم پر چلنے والے کو تمام ان انعامات کی جو دنیا میں کسی صورت میں بھی ممکن ہیں۔ خواہ روحانی ہوں اور خواہ جسمانی ہوں۔ بشارت دیتا ہے۔

پھر بدھ کہتا ہے۔ کہ جو شخص میری تعلیم پر چلیگا وہ ہر حالت میں خوش رہے گا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ

الحمد للہ رب العالمین۔ یعنی میرا تابع علاوہ تنگی اور کشائش دونوں حالتوں میں خوش رہنے کے اس خوشی کا زبان اور اعمال سے بھی اظہار کرے گا اور صرف خوشی ہی ظاہر نہیں کرے گا بلکہ اس خوشی کا شکریہ بھی ادا کرے گا اور کہیگا کہ سب تعریفیں مجھی کو سزاوار ہیں۔ اے جہانوں کے پالنے والے۔ پھر قرآن شریف ترقی دے کر ایک اور انعام بیان فرماتا ہے۔ راضیۃ مرضیۃ۔ یعنی صرف میرا تابع ہی مجھ سے خوش نہیں ہوگا۔ میں بھی اس سے خوش رہونگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں نقص ہے۔ اس نے صرف یہی بات بیان کی۔ کہ اس کا تابع ہر حالت میں خوش رہے گا۔ یعنے تنگی اور کشائش دونوں میں خوش رہیگا لیکن یہ انعام اعلےٰ نہیں اس لئے کہ کوئی شخص تکلیف میں رہ کر خواہ خوش رہے۔ تب بھی یہ ادنیٰ ہے۔ کیونکہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک طاقتور ہستی اپنے سچے مطیع کو تنگی کی حالت میں تکلیف اٹھاتا دیکھے۔ اور پھر اس کو اس تکلیف سے نجات نہ دے۔ کیونکہ اس میں سب طاقت ہے۔ ان قرآن شریف اپنے سچے متبعین کے متعلق فرماتا ہے۔ کذلک نجزی المحسنین یعنے میں اپنے تابعوں کو گو وہ تنگی کی حالت میں بھی مجھ سے راضی اور خوش ہیں۔ اس رضا کا ایسا صلہ دونگا۔ کہ پھر وہ کبھی تنگی کا منہ نہ دیکھیں گے اور وہ ہمیشہ اور ہر حالت میں آرام و راحت سے زندگی بسر کریں گے۔ اور ہمیشہ خوشی و خورمی میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس دنیا میں رہیں گے۔ اور کوئی رنج انہیں نہ ہوگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے وجہ بیان نہیں کی۔ کہ کیوں اس کا تابع ہر حالت میں خوش رہے گا۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ یعنے میرے متبع ہر حالت میں اس وجہ سے خوش ہیں کہ ان کا خدا ان سے راضی ہے۔ سو وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جب وہ قادر مطلق حکیم۔ علیم۔ محسن ان سے راضی ہے۔ تو پھر ان دنیوی تکلیفات سے گھبراہٹ کی کیا وجہ۔ پھر فرماتا ہے۔ یبتغون مرضات اللہ۔ یعنے اسلامی شریعت کے ماننے والے اس لئے ہر حالت میں خوش ہیں۔ کہ وہ رضاء الٰہی کے خواہشمند ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے مولیٰ کی مرضی یہ ہے۔ کہ وہ اس کی کسی مصلحت سے اس دنیا میں تکلیفات اٹھاویں۔ تو وہ ان تکلیفات پر راضی اور خوش ہو جاتے ہیں۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے بالکل بیان نہیں کیا۔ کہ آیا اس کے متبع کو مرنے کے بعد بھی کوئی آرام ملیگا۔ حالانکہ اس پنجروزہ زندگی میں آرام حاصل کر کے اور پھر مر کر کوئی آرام نہ پانا سخت ناکامی اور خسران مبین ہے بلکہ اگر کوئی شخص ایک کروڑ برس زندہ رہ کر پھر فنا ہو جاوے تو اس زندگی کا کیا مزا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔

اصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین فی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب وفاکھۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ وفرش مرفوعۃ (۲) جنات یدخلونھا تجری من تحتھا الانھار لھم فیھا ما یشاؤن۔ (۳) لھم ما یشاؤن فیھا ولدینا مزید۔ (۴) خالدین فیھا ابداً رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ امید ہے اس قدر کافی ہوگا۔ والسلام۔

رسید زر

یکم جون سنہ ۱۹۱۱ء
۱۰۸۶۔ نیاز حسین صاحب ۶/
۲ر جون سنہ ۱۹۱۱ء
۲۰۷۳۔ حافظ غلام احمد صاحب للعہ/
۳ تا ۱۰ر جون سنہ ۱۹۱۱ء
۲۳۳۳۔ نواب خان صاحب عہ/
۲۵۴۵۔ محمد شفیع صاحب للعہ/
۱۴۹۰۔ جعفر خان صاحب عہ/
۲ار جون سنہ ۱۹۱۱ء
۱۸۸۶۔ نور الدین صاحب ۶/
۱۵ر جون سنہ ۱۹۱۱ء
۲۱۴۳۔ محمد آلہی صاحب للعہ/
۱۲۵۵۔ محمد شریف صاحب ۸/ر
۱۶ر جون سنہ ۱۹۱۱ء
۱۱۹۸۔ ملک حسن محمد صاحب عہ/ر
۷۳۵۔ گلاب الدین صاحب للعہ/ر
۱۷۔ ۱۸ر جون سنہ ۱۹۱۱ء
۲۳۸۴۔ سلطان علی صاحب ۱۲/ر
۲۱ر جون سنہ ۱۹۱۱ء
۱۲۰۴۔ نظام الدین صاحب للعہ/
۲۴ تا ۳۰ر جون سنہ ۱۹۱۱ء
۶۹۶۔ مرزا عباس علی صاحب ۷/ر
۲۵۲۷۔ احمد علی صاحب للعہ/
۲۴۳۶۔ عبد اللہ صاحب عہ/ر
۲۱۸۳۔ کرم الٰہی صاحب عہ/ر
۲۳۸۲۔ رسول بیگ صاحب عہ/ر

مدینۃ المسیح

دو چار بار کافی بارش ہو چکی ہے جس سے قادیان جزیرہ نما بلکہ جزیرہ بن جاتا ہے اور باہر نکلنے کے لئے رستے بند ہو جاتے ہیں۔ گاؤں میں صحت کی حالت بالعموم اچھی ہے۔ مگر یہ خدا کا فضل ہے۔

ہوس ٹیکس جس مطلب کے لئے وصول کیا جاتا ہے اس کی طرف کمیٹی کی توجہ مبذول ہونی چاہیئے۔ کئی ایسی گندی گلیاں ہیں کہ وہاں سے گزرتے ہوئے ناک میں دم آجاتا ہے۔ بعض جگہ نوبائی کا منفذ ہی کوئی نہیں۔ گرانی کا یہ عالم ہے۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ ناظرین غالباً تعجب سے سنیں گے۔ کہ دو دو پیسے کو مٹی کا لوٹا دیا جاتا ہے۔ اور چوزہ جو ابھی انڈے سے نکلا ہو۔ وہ آٹھ آٹھ آنے پر فروخت کیا جاتا ہے۔ ایندھن تو ملتا نہیں۔ دیگر اشیاء باوجود ردی اور ناقص ہونے کے اور باوجود اس کے کہ اپنی کوئی محصول نہیں۔ دُگنے نفع پر بیچی جاتی ہیں۔ لاہور کے رہنے والے ہم سے زیادہ ارزاں چیزیں لے سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ تمام مشکلات زیادہ ہمارے ہی تساہل اور رواداری سے ہیں۔ مگر میں بہت خوش ہوں۔ کیونکہ اس میں میرے سید و مولیٰ امام و آقا کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے کہ یہاں رہنے والے کسی دلکش سینری یا آب و ہوا کی خوش آئندگی کی وجہ سے نہیں رہتے۔ بلکہ وہ محض اپنے مولیٰ کریم کی رضامندی کی راہیں پانے کے لئے یہ تکالیف جھیلتے ہوئے بڑے مزے و سرور کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ۵ ؍ جولائی کو تعطیلات موسم گرما کی تقریب پر ڈیڑھ ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ جب لڑکے واپس آئیں گے۔ تو دارالمقامہ کی نئی بلڈنگ کا بہت سا حصہ ان کی باآرام رہائش کے لئے تیار ہو گا۔

مسجد اقصےٰ کے سامنے ٹین کا جو شیڈ بنایا گیا ہے اس سے نمازیوں کو بہت کچھ آرام ہو گیا ہے۔

اس ہفتہ جو خوشی کی تقریب پیش آئی۔ وہ خاندان نبوت و رسالت پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مہاجر کے مشکوئے مُعلّی میں لڑکا پیدا ہوا جس کی خبر ۱۱ ۔ جولائی دس بجے کے قریب دفتر میں پہنچی اسی وقت پندرہ بیس منٹ میں حضرت اکمل نے ایک نظم لکھ کر کاتب کے حوالہ کی جو چھاپ کر تقسیم کر دی گئی۔ اس کی نقل اخبار میں دی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رحمۃ اللہ و برکاتہ علیکم اھل البیت انہ حمید مجید

مبارک مولودِ مسعود

بمشکوئے مُعلّی حضرت نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ

(۱۱ ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء بوقت صبح)

یہ پیدا ہوا فرزند نرینہ کا مبارک ہو۔
مبارک ہو مبارک ہو مرے مولیٰ مبارک ہو

الٰہی یہ ترا فضل و کرم احسانِ بے پایاں
تمنّائے دلِ مشتاق بر آنا مبارک ہو

تری نسلاً بعید اً جو کہ الہام مسیحا تھا
ہوا ہے دوستو! ہر رنگ میں پورا مبارک ہو

ہوئے محمود احمدؐ اور بشیر احمدؐ کے ان بچے
اب انکی پاک ہمشیرہ کو یہ لڑکا مبارک ہو

نصیبا اوج پر پہلے ہی تھا نواب صاحب کا
اب اس پہ با الٰہی یہ کرم تیرا مبارک ہو

ہوا کانِ رسالت میں یہ ہیرا اک نیا پیدا
پُر از انوارِ یزدان گوہر یکتا مبارک ہو

امیر المومنین کو جو دعائیں کرتے رہتے ہیں
مسیح و مہدی دوران کا یہ دوہتا مبارک ہو ۔ نواسہ ۔ دوہتا

مبارک حضرت ام المومنین کو صد مبارک ہو
سُرورِ قلب نورِ چشم یہ ننھا مبارک ہو

لبِ نازک ہیں۔ ورقِ گل، تو آنکھیں نرگسِ شہلا
چراغ دودۂ احمدؐ رُخ زیبا مبارک ہو

مبارک سر پہ دائم عزت و اقبال کی ٹوپی
تنِ نازک پہ بڑھتی عمر کا کرتا مبارک ہو

جہاں بخت و بلند اقبال خادم دین احمدؐ کا
زمینِ حق پہ زیر خیمۂ خضرا مبارک ہو

ہدیہ بدر والوں سے مسیحا کے جو خادم ہیں
یہ فرزند نرینہ کی ولادت کا مبارک ہو

تاریخ ولادت ۔ "نواب نیک اختر مبارک باشد"

۱۹۱۰

مضامین بطور ضمیمہ

اکثر صاحبان اپنے مضامین اخبار میں درج ہونے کیواسطے ارسال فرماتے ہیں۔ لیکن اخبار کے صفحات میں اتنی گنجائش نہیں ہوتی۔ کہ وہ سب درج کئے جاسکیں۔ اسواسطے اگر ایسے صاحبان اپنے خرچ پر ان مضامین کو چھپوا یا کریں۔ تو صرف اصل لاگت پر جو بہت ہی کم ہو گی۔ اخبار کے ساتھ زائد اوراق لگا دئے جائیں گے۔ اور اس طرح وہ سب مضمون اخبار میں نکل سکیں گو جواب ہمارے پاس جمع ہو ہو کر بالآخر اس قدر پُرانے ہو جاتے ہیں۔ کہ چھپنے کے قابل نہیں رہتے۔

آریوں کے لئے نیا سیاپہ

ہمعصر آریہ گزٹ نہایت افسوس و حسرت کے ساتھ لکھتا ہے کہ :۔

"سارے جون کے مہینہ میں ۲۳۶ بچے پیدا ہوئے انمیں سے ۱۷۱ ہندو تھے اور ۱۴۱ مسلمان۔ سارے مہینہ میں ۲۷۳ موتیں ہوئیں۔ ان میں ۲۳۴ ہندو تھے اور ۲۴ ۲ مسلمان۔ اس طرح ہندوؤں کی تعداد ۶۳ کم ہو گئی۔ اور مسلمانوں کی تعداد ۱۷ بڑھ گئی۔ اسطرح سے ایک مہینہ میں ہی ایک شہر میں مسلمان ہندوؤں سے ۸۰ بڑھ گئے"

واقعی یہ ناقابل برداشت مصیبت کا پہاڑ ہے۔ جو ہمارے دوستوں کے سر پر ٹوٹ پڑا ہے۔ اور اس پر جس قدر ماتم کیا جاوے تھوڑا ہے۔ اس روح فرسا جگر اندوز معاملہ کے سے ہمیں اپنے ہموطن سے خاص ہمدردی ہے۔ مگر اس معاملہ میں مسلمانوں کا شکوہ فضول ہے۔ آریہ مہاشوں نے اپنے لیڈر دیانند جی مہاراج کی پوتر تعلیم کو عملاً چھوڑ دیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ بھگت رہے ہیں۔ بھلا جس قوم کے پاس نیوگ جیسا مقدس ذریعہ حصول اولاد کا موجود ہو۔ وہ مقابلہ میں کم رہ سکتی ہے۔

کاش! آپ لوگوں کو خدا کے فضلوں پر یقین ہوتا۔ تو کبھی اس قسم کی گھبراہٹ پیدا نہ ہوتی۔ اور ابھی تو آپنے غور نہیں کیا۔ ورنہ ہندو روحانی طور پر تو تقریباً سب کے سب مر چکے ہیں۔ کان کھول کر سنو! وہ قوم روحانیت سے بہرہ ور نہیں ہو سکتی۔ جو مذہب کے معنے صرف دوسروں کی عیب چینی سمجھتی ہو۔ اور فقط زباندرازی اور جھگڑا بازی اپنا ہنر خیال کرتی ہو

تنبیہاً الراجفۃ

۱۲ جولائی سوا نبجے پر زلزلہ کے دو شدید دھکے محسوس ہوئے باہر سے بھی اس کے متعلق خبریں آرہی ہیں۔ چنانچہ سونمرگ (کشمیر) سے ایک دوست لکھتے ہیں۔ کہ شدید زلزلہ آیا۔ اور اسلام آباد، بیجبہارہ وغیرہ میں ہیضہ پھیل رہا ہے۔ غور سے دیکھا جاوے۔ تو سنہ ۱۹۰۵ء سے متواتر

[illegible] محمد احمد [illegible] ہو۔ اور آج ۱۴ جولائی کو اس کے عقیقہ کی تقریب پر نواب صاحب نے تمام احمدیوں کو [illegible] دی۔

زلزلوں کا ایک سلسلہ چلا آتا ہے اور اُدھر طاعون کا یہ حال ہے۔ کہ وسط اپریل تک ایک لاکھ آدمی طاعون سے مر چکا ہے صدق ما قول۔

ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

بیرنگ کارڈ موقوف

ڈاکخانہ کیطرف سے یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ آئندہ بیرنگ کارڈ نہ لئے جاوینگے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مکتوب الیہ خط پڑھ کر چٹھی رسان کو واپس دیدیتا ہے۔ اور پھر کاتب کا پتہ نہیں چلتا۔ اور اس طرح محکمہ ڈاک کو نقصان ہوتا ہے۔

ہمارے خیال میں یہ تو ایک سختی ہے کہ بیرنگ کارڈ موقوف کئے جاوینگے۔ کیونکہ بعض اوقات آدمی ایسے مقامات یا حالات میں ہوتا ہے کہ وہاں سے ٹکٹ دستیاب نہیں ہو سکتا۔ ان اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے۔ کہ صرف وہ بیرنگ کارڈ لئے جاویں۔ جن پر کاتب نے مکتوب الیہ کے پتے کے ساتھ اپنا ایڈریس بھی مکمل لکھدیا ہو۔ اگرچہ شریر کو اسمیں بھی شرارت کی گنجائش ہے۔

کیا سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس ڈویژن امرتسر اس پر نوٹس لینگے؟

بدر کی پچھلی اشاعت میں یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ ڈاک کے یکہ والے اپنے فرض کو خوبی و عمدگی کے ساتھ ادا نہیں کرتے۔ دو دو گھنٹہ کے قریب نہ صرف سب پوسٹماسٹر وغیرہ ملازمان ڈاک کو بلکہ پبلک کو بھی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ جس سے بہت کچھ حرج ہوتا ہے اور اس طرح پر وہ مقصد اچھی طرح پورا نہیں ہو سکتا۔ جو دو دفعہ ڈاک کی ڈلیوری کرنے میں افسران ڈاک کو زیر نظر تہا۔ یکہ کے ٹھیکیدار کو لٹھ ملتے ہیں۔ جو کافی ہیں اس کے علاوہ ایک دو سواریاں بھی ضرور لاتے اور لے جاتے ہیں۔ جن سے ڈیڑھ روپیہ روز کی آمد ہے باوجود اس کے وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ کیوں ٹھیکیدار اپنے ملازموں کو ڈاک بروقت پہونچانے کیطرف متوجہ نہیں کرتا۔

ہماری لائلٹی کا دشمن بھی معترف ہے

آریہ اخبارون نے غالباً اسبات کی قسم کہارکہی ہے کہ وہ مسلمانوں کے متعلق کوئی ایسی بات نہ لکھیں جسمیں ان کی تعریف پائی جاوے مگر بعض فعل ایسے ہوتے ہیں کہ دشمن بھی اُن کے متعلق تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شمالی ہندوستان میں چار و قعط البعلدان کا سٹرائک کرنا اور ان میں احمدی طلباء کا شامل نہ ہونا ایسا واقعہ ہے۔ کہ آریہ گزٹ بھی لکھتا ہے "احمدی طلباء کی خود ضبطی قابل تعریف ہے جو اپنے رویہ میں ایک شخص کے اشارہ پر چل سکتے ہیں" مگر حسب عادت اسی شہد میں زہر ملانے کی کوشش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ (قادیان سکول کے پرانے طالبعلم) سٹرائک میں شامل ہونے سے اس بنا پر رکا نہیں گئے کہ سٹرائک کرنا بُرا ہے بلکہ اس بنا پر کہ جب تک قادیان سے حکیم نورالدین صاحب کی اجازت نہ آجاوے وہ شامل نہیں ہو سکتے" نادان اتنا نہیں سمجھتا کیا "حکیم نورالدین صاحب" کوئی حاکم ہیں۔ کہ وہ ان کو سخت سزا دے سکتے ہیں اور وہ ان سے ڈرتے ہیں۔ یا یہ اس تعلیم کا اثر ہے جو اس سلسلہ کے امام نے دی اور جسکی تبلیغ اب سکول کے استادوں اور اس امام کے معزز جانشین کے ذریعے وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے احمدی طلباء کا باوجود متواتر تحریکات کے الگ رہنا اس بات کا ثبوت ہو کہ وہ سٹرائک کو برا سمجھتے ہیں اور فرمانبرداری کو جزو ایمان جبھی تو تمسخر کیا جاتا ہے انکو ذلیل بنایا جاتا ہے بلکہ ہمارے نوٹس میں یہ بات بھی آئی ہے کہ بعض نے اس عدم شمولیت کیوجہ سے مار تک کھائی مگر پھر بھی سب کچھ انہوں نے بڑے صبر و استقلال سے برداشت کیا اور اپنے افسروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔

غالباً یہ سُن کر ہمارے ہمعصر کو تعجب ہو گا کہ اسلامیہ کالج میں ہمارے احمدی طالب علموں سے اب تک تمسخر کیا جاتا ہے اور ان کے امام کو سخت سست کہا جاتا ہے اور اس حرکت میں بعض پروفیسر بھی شامل ہیں۔ پھر بھی انکو یہی ہدایت کیگئی ہے کہ تم صبر کرو۔ کیونکہ تم نے اپنا فرض ادا کیا نہ کہ ان پر احسان

یہ آبحیات نیوگی مہاشونکو مبارک

اخبار عام لکھتا ہے۔ کہ "گھڑے کا پیشاب ایک چھٹانک سے ایک پاؤ تک دن میں دو مرتبہ پینے سے اور تین دن لگاتار استعمال کرنے سے آتشک کا مریض نو بنو ہو جاتا ہے"

اگلا اخبار نہیں نکل سکیگا

چونکہ یہ اخبار ایک ...... مفید مگر لمبے مضمون کو ایک ہی اشاعت میں نکال دینے کی خواہش کے سبب دیر میں شائع ہوا ہے اور حجم بھی معہ تفسیر ۲۰ صفحے ہو گیا ہے اس لئے آئندہ ۲۰ جولائی کو اخبار شائع نہیں ہو سکیگا۔ بلکہ دونوں نمبر اکٹھے ۲۷ جولائی کو شائع ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ٹائیٹل کے آخری صفحات بجائے ۸ و [illegible] کے ۱۲ و ۱۳ [illegible] ہیں۔

لاہور سے چندہ عمارت

حال میں لاہور ایک قسط چندہ برائے عمارت بورڈنگ ہوس مبلغ [illegible] وصول ہوئی ہے جس کیمتعلق حکیم قریشی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں کے محض غریب احمدیوں کی ہمت کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ سب چندہ دہندگان کو جزائے خیر دے اور اپنے فضل اور رحمت سے مالامال کرے۔

اولی الامر

اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ قاضی غلام محی الدین احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ العزیز بٹالہ نے تصنیف کر کے شائع فرمایا ہے جسمیں شریعت اسلام کی بناء پر انگریزی راج کی تابعداری۔ اور حکومت برطانیہ کے برکات کا بیان نہایت عمدگی سے کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ سرکار قاضی صاحب کی اس بروقت خدمت کی قدر کرے گی۔

مرنے کے بعد کیا ہو گا؟

اس کا مفصل و مدلل جواب دیکھنا ہو تو امام جلال الدین سیوطی کی کتاب بدور السافرۃ کا اُردو ترجمہ منگا کر ملاحظہ فرماویں صفحات ۲۸۸۔ قیمت عہ

المشتہر۔ مرزا عبد الرحیم عبد الحمید۔ قلعہ بھنگیاں۔ امرتسر

رسید زر

یکم جولائی سنہ ۱۹۱۱ء
۱۷۰۰ - محمد یوسف صاحب
۲ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء
۱۶۶۷ - غلام امام صاحب
۵ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء
۲۵۴۸ - جلال الدین صاحب تحصیلدار
۷۲ - سید جلال الدین صاحب
۵۹۷ - میاں خدا بخش صاحب
۲۲۲۹ - محمد امین صاحب للعہ
۱۸۳۶ - الہ دین صاحب
۲۵۵۵ - میاں محمد صاحب
۵۰۰ - احمد حسن صاحب
۶ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء
۱۵۹۴ - عبد العزیز صاحب للعہ
۲۴۶۳ - صاحبزادہ عبد المطلب للعہ
۲۴۵۵ - کریم اللہ صاحب للعہ
۱۴۱۶ - سلطان ابراہیم صاحب للعہ
۱۵۱۴ - کرم الدین صاحب
۸۱۳ - شاہ محمد صاحب
۱۰ - مستری محمد دین صاحب عہ
۱۳۵۶ - محمد سلیمان صاحب عہ
۱۳۰۰ - محمد شفیع صاحب
۲۴۲۵ - قاضی ثناء اللہ صاحب
۹۶۴ - عبد المجید صاحب
۹۶۳ - غلام رسول صاحب
۱۲۳۰ - نواب سکندر علی خان صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ انیسواں ۱۹

سورۃ الفرقان رکوع ۱

(مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء)

لا یرجون۔ ڈرتے نہیں۔

لولا انزل علینا الملائکۃ۔ ہمیں کیوں رؤیا نہیں ہوتے۔ ہمیں کیوں الہام نہیں ہوتا۔

وہ زمیندار احمق ہے جو کہے بادشاہ خود آکر میرے گھر میں معاملہ کیوں نہیں لیتا۔ کیونکہ اس کی تو اتنی ہی قدر ہے کہ ایک نمبردار جوتے مار کر اس سے معاملہ وصول کرے۔

یقولون۔ فرشتے کہیں گے۔

حجرًا محجورًا۔ حرام محرم ہے۔

ھبآءً منثورًا۔ کوٹھڑی میں جو دھوپ پڑتی ہے اس میں جو ذرّے سے نظر آتے ہیں ان کو ہبا کہتے ہیں۔ (۲) غبار (۳) ہوا میں جو دھول اڑتی ہے (۴) پانی جو بہ کے چلا جاتا ہے۔

ویوم تشقق السمآء بالغمام۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللّٰہ۔ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جنگ میں بادل بھی برسا۔ فرشتے بھی اترے اور مسلمان مظفر و منصور ہوئے اور کفار شکست یاب۔

لم اتخذ خلانًا۔ کئی دوست بُری ترغیبیں دے کر جہنم کی راہ دکھاتے ہیں ان سے بچو۔

وقال الرسول۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے تنزل کی یہی وجہ خدا کے حضور بیان فرماویں گے۔ کہ اسلامیوں نے عملی طور پر قرآن شریف کو چھوڑ دیا۔ مثلاً قرآن نے ایک قاعدہ بنایا ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم۔ بہت لوگ ہیں جو اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک عورت نے ایک دھیلا دیا۔ میں نے شکر کیا کہ یہی پیسہ خدا کے نام دے دوں۔ تو حسب اتفاق ایک دانہ کی کئی بالیاں اور سات سات سو دانے بنانے والا ہے۔ اور اگر اپنے علم کے مطابق دوائی بنالوں۔ تو دس ہزار غریب کے کام آئے۔ اور اس شکر سے بہت نفع اٹھایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شکر کی روح تھی۔ جو کپڑا مل گیا۔ پہن لیا۔ مگر بعض لوگ ہیں کہ وہ خدا کی نعمت پر شکر نہیں کرتے۔ اور پھر ساری عمر دکھ میں رہتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے تین ہزار روپیہ دیا۔ اوس نے کہا کہ اس سے میرا کیا بنتا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کفر نعمت ہے۔ واقع میں کچھ نہ بنے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ سب روپیہ برباد ہو گیا۔

مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۲)

وزیرًا۔ بوجھ بٹانے والا۔

اصحٰب الرّس۔ میں نے اس کے متعلق بہت تحقیقات کی ہے۔ کوئی کتاب ان کے حالات کی نہیں ملی۔ ان قرآن مجید میں تدبر کرنے سے یہ معلوم ہوا۔ کہ اس سے مراد۔ یوسف کو کنوئیں میں دھکیلنے والے ہیں۔

ان یتخذونک الا ھزوًا۔ بُرا حقیر قرار دیتے ہیں۔

مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۳)

الم تر الی ربک کیف مد الظل۔ کیا تم نے نہیں دیکھا اپنے رب کا ایک عجیب نظارہ اس نے وہ سایہ بنایا ہے۔ جو صبح صادق سے لے کر غروب تک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اختیار تھا کہ وہ سایہ اپنے رنگ ہی میں ٹھہرا رہتا سورج کو دلیل بنایا کہ وہ سایہ سورج کے سامنے آگے آگے ہی گھٹتا چلا جاتا ہے۔

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتوں۔ چھ مختلف مراتب طے کرا کے۔

وما الرحمٰن۔ ان کا مطلب یہ تھا۔ کہ ایسے خاص موقعہ پر رحمٰن نہیں بولا کرتے۔ آریہ عیسائی یہ تمام قومیں صفت رحمانیت کی منکر ہیں۔ اسی واسطے کفارہ اور تناسخ کے قائل ہوئے۔

مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ سورہ الفرقان رکوع ۴)

بروجًا۔ روشن ستارے۔

سراجًا۔ سورج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سراج منیر فرمایا ہے۔

خلفۃ۔ ایک وقت میں ایک چیز رہ جاوے دوسرے وقت میں پوری کرے۔

ہمیں سمجھایا ہے۔ کہ تم زمین کے روشن ستارے بنو۔ اگر کوئی وقت غفلت کا گزرا ہے تو اب اسکی تلافی کرلو۔

ھونًا۔ بڑی سکینت و آرام کے ساتھ۔ وقار سے زندگی بسر کرو۔ عباد الرحمٰن متکبر۔ متجبر۔ فساد میں کوشش کرنیوالے۔ عصیان میں منہمک نہیں ہوتے۔

قالوا سلٰمًا۔ جب جاہل مخاطب کریں۔ تو سلامتی کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

یبیتون لربھم سجدًا وقیامًا۔ مومن رات عبادت کے کام کرتا ہے۔ انگریزی پڑھنے والوں کی عادت چھوڑ دو۔ کہ ۱۲ بجے سوئے۔ اور ۸ بجے اٹھے۔

غراماً - سخت لازم - سخط

ان عذابہا کان غراماً -

کسی کو اگر سزا دیتا ہے - تو عذاب لازم و سخت ہوتا ہے - غرام عشق و محبت کو بھی بولتے ہیں -

جو چیز مضبوطی سے کسی کے پیچھے پڑ جاوے وہ غرام ہے -

لم یسرفوا - خطا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے -

قواماً - معتدل -

لا یزنون - زنا - اپنی شہوت کو ناجائز طور پر خرچ کرنا -

اثاماً - دوزخ کا ایک حصہ - ہویان -

یضٰعف - بڑھ چڑھ کر - یخلد فیہ - مدتہائے دراز رہیگا -

لا یشھدون الزور - - - - - - - - - کبھی موجود نہیں ہوتے - جھوٹ کی بات میں نہ خود کرتے ہیں -

یہاں سورۃ الفرقان کی نوٹ ختم ہوئے

ابتدا سورۃ الشعراء رکوع ۵

پارہ ۱۹

۳۱ - مئی سنہ ۱۹۱۰ء

المبین - کھول کے سنانے والی -

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین - کیا تو ہلاک کر دیگا - اپنی جان کو - یہ تو دس شریر ایمان نہیں لاتے

محدث - نئے پیرایہ والا - بات تو وہی ہوتی ہے -

یستھزؤن - بے عقیف گردانتے تھے -

یکم جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورۃ الشعراء رکوع ۶)

نادی - آواز دی -

القوم الظٰلمین - قوم فرعون اس کا بیان کیا ہے -

رب انی اخاف - اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسے کو خود اپنے طور پر کوئی خواہش نہ تھی - کہ میں نبی ہوں - جسقدر لوگ خواہشوں کے گرویدہ ہیں - وہ اکثر ناکام رہتے ہیں - فضل انہی پر ہوتا ہے - جو خود خواہش نہیں کرتے - خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں - ایک اور نکتہ قابل یادداشت ہے - کہ دعا قرآن میں یا تو رب سے شروع ہوتی ہے یا اللھم - ولھم علیّ ذنب - یعنی لے مولا میرا تو جرم نہیں - گمان کے زعم میں ان کا ایک گناہ میرے ذمے ہے -

فاذھبا - اس کے معنے ہیں جاؤ جاؤ - کیونکہ معلوم ہوتا ہے صرف موسیٰ ہی نے جاکر کلام کیا -

التی فعلت - ایک شاہی خاندان کے آدمی کی موت کیطرف اشارہ ہے -

وانا من الضالین - فرمایا بے شک میں نے ایسا کیا اور میں محبت کرنیوالا ہوں یعنے جیسے تم کو حب قومی ہے - مجھ کو بھی ہے - مجھ کو بھی اپنی قوم کو تکلیف میں دیکھا نہیں جاتا -

وتلک نعمۃ - حضرت موسیٰ علیہ السلام شرم دلاتے ہیں کہ واقعی بڑا تم نے احسان کیا ہے کہ ساری قوم کو غلام بنا رکھا ہے - اور ایک آدمی کو پرورش کیا تو بادشاہ ہو کر اس کا احسان جتاتے ہو - یہ معنے مجھے پسند نہیں کہ حضرت موسے نے اس احسان کا اقرار کر لیا - فرعون اس کا جواب نہیں دے سکا - اس لئے اور بات شروع کر دی - اور پھر کبھی یہ احسان نہیں جتایا - کیونکہ حضرت موسیٰ نے شرم دلائی -

قال لمن حولہ - ایک گروہ ہے - جو خدا کو صرف علت العلل سمجھتا ہے اور اسے موصوف قرار نہیں دیتا - یہی وجہ ہے - کہ فرعون حضرت موسے کے رب السمٰوات والارض پر ہنسی اڑاتا ہے - مگر حضرت موسے اپنی بات پر قائم رہے - اور ربکم ورب اٰبائکم پھر رب المشرق والمغرب فرما کر اس کے افعال قدرت کا ذکر کیا -

الٰھا غیری - مشرک قومیں بادشاہ کو بھی معبود قرار دیتی ہیں -

مورخہ ۳ - جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورۃ الشعراء - رکوع ۷)

فالقیٰ عصاہ - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتایا کہ خدا نے میرے عصا میں طاقت رکھی ہے - کہ وہ تیرے ہاتھ میں سانپ ہو جاوے گا -

بیضاء للنّٰظرین - اور میرے ہاتھ میں ایسی روشن تعلیم ہے کہ وہ ظلمات کو دور کر دیگی

لسٰحر علیم - باریک در باریک علوم کا ماہر - چالاک شخص -

فماذا تأمرون - اپنے ماتحتوں سے اس طرز کا کلام شرافت ہے -

لمن المقربین - یعنی اپنا مصاحب بنا لونگا -

من خلاف - خلاف ورزی کے سبب -

لاصلبنکم - صلیب پر چڑھا دونگا تاکہ عام طور پر تشہیر ہو جاوے -

قالوا لا ضیر - دیکھو ایمانی قوت یا تو وہی ساحر اٹن لنا لاجراً اور بعزۃ فرعون کہہ رہے تھے یا اب فرعون کی دھمکی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے -

مورخہ ۴ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورۃ الشعراء رکوع ۸)

انبیاء کا بھروسہ اپنے جتھے پر نہیں ہوتا - حضرت موسے علیہ السلام کا واقعہ اس بات کا شاہد ہے کہ آپ فرعون ایسے عظیم الشان بادشاہ کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہو گئے -

انکم متبعون - نبی کریم ؐ کو سنایا ہے کہ آپ بھی اور آپکے ساتھ والے مکہ سے چل دو - تمہارا بھی پیچھا کیا جاوے گا -

چنانچہ ایساہی ہوا - دشمنوں نے پیچھا کیا - مگر ان کا حشر فرعون کی مانند ہوا - راستبازوں کی عداوت کبھی نیک نتیجہ نہیں لاتی - یہاں تک کہ ان کی اولاد میں بھی نیک نتیجہ نہیں نکلتا - خدا تعالیٰ فرماتا ہے - ولا یخاف عقبٰھا -

شرذمۃ - جماعت -

قلیلون - خدا تعالےٰ فرماتا ہے - خرجوا من دیارھم وھم الوف کئی ہزار تھے

حٰذرون - جو کہ باساز و سامان

واورثنٰھا بنی اسرائیل - دوسرے مقام پر فرمایا ہے - کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی جماعت کو جب ایک علاقہ میں فتح کے لئے جانے کو کہا - تو انہوں نے جواب دیا - اذھب انت وربک فقاتلا - حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت رنج ہوا تو دعا کی - فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین - جسکی وجہ سے چالیس سال جنگل میں سرگرداں رہے - پھر تاریخ شہادت نہیں دیتی - کہ بنی اسرائیل مصر کے مالک ہوئے - پس مراد یہ ہے - کہ ملک مصر کی مثل دئے گئے - گویا ضمیر مثل کی طرف پھیری گئی - جیسے اخذت درھماً ونصفہ - میں نے ڈیڑھ درہم لیا - حالانکہ وہ نصف اسی درہم کا نہیں - بلکہ دوسرے درہم کا نصف ہے - جو اس پہلے کی مثل ہے

ترآء الجمعٰن - یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے - کہ رویت اور چیز ہے اور ادراک اور (انا لمدرکون)

سیھدین - میرا رب مجھے کوئی راہ خلصی کی بتادے گا - یہاں ایک صوفیانہ نکتہ ہے کہ ابوبکرؓ صدیق نے بھی جب غار میں انا لمدرکون کہا - تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - ان معنا دبنا - اور حضرت موسیٰ ان معی کہتے ہیں -

اضرب بعصاک البحر - ایک مقام پر اضرب بعصاک الحجر کی وحی ہوئی - اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں اپنے عصا کو بحر یا حجر پر مارو - اور ایک ترجمہ یوں کرتے ہیں - اپنی جماعت کو سمندر میں سے لے چل - چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا فاضرب لھم طریقاً فی البحر یبساً - ان کے لئے ایک خشک راستہ پڑا ہے - وہاں سے نکال لے جاؤ -

فانفلق - یعنی وہاں دریا پھٹا پڑا ہے - خشک ہو چکا تھا -

۵ - جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورۃ الشعراء رکوع ۹)

ابراہیم علیہم السلام کی اولاد دو بیویوں سے تھی - ایک بیوی معہ اولاد عرب میں مقیم ہوئی - چونکہ وہ مورث اعلےٰ تھے اس لئے ان کا واقعہ اہل عرب کو خصوصیت سے سنایا جاتا ہے -

لابیہ - اپنے ایک بزرگؓ کو معلوم ہوتا ہے - کہ والد اور تھا - جبھی آپؑ کے ساتھ آزر آیا ہے - معلوم ہوا ہے میں والد کے لئے دعا کی - اور آپ کے لئے دعا سے منع کئے گئے - چنانچہ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس کا نام تارا تھا -

وجدنا آباءنا - تعجب ہے کہ لوگ دنیا کے معاملات میں تو جدت پسند ہیں - مگر دین کے بارے میں وجدنا آباءنا کہہ بیٹھتے ہیں - کیا لوگ ریلوں اور سٹیمروں پر سوار نہیں ہوتے - حالانکہ ان کے باپ دادا نہیں ہوئے - یہ محض حیلہ سازیاں ہیں - جو مشرکین اللہ کی عبادت نہ کرنے کے لئے کرتے تھے -

فانھم عدو لی - حضرت ابراہیم علیہم السلام نے اعلان کر دیا - کہ یہ بُت میرے دشمن ہیں - اگر ضرر پہونچا سکتے ہیں - تو سب سے پہلے پہونچائیں گے - مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا

فھو یھدین - جب ہم ایک انسان کی رضامندی کی راہ دریافت نہیں کر سکتے تو اس وراء الورار ذات کی رضامندی کی راہ سوا کسی کے بتلانے کے کس طرح معلوم کر سکتے ہیں -

واذا مرضت - ایک عجیب نکتہ یہ ہے - کہ مرض کو اپنی طرف منسوب کیا ہے - یرضنی نہیں فرمایا - کیونکہ خدا کیطرف سے کبھی نہیں آتا - جب تک انسان کوئی کمزوری نہ کرلے

حکماً - وہ مضبوط راہ جس کی خلاف ورزی پھر نہ ہو سکے -

برھموازم والے لوگ بخلاف اسکے ایک بات اختیار کرتے ہیں - تجربہ سے مفید ثابت نہیں ہوئی - تو وہ چھوڑ دیتے ہیں - خدا کی باتیں ایسی نہیں ہوتیں -

لسان صدق - بڑے بڑے علوم پھیلیں گے - ترقیاں ہوں گی - الٰہی میری زبان ایسی پختہ ہو - کہ اس کے خلاف کبھی کچھ ثابت نہ ہو -

المجرمون - خدا سے قطع تعلق کرنیوالے -

مورخہ ۶ - جون سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۹ - سورہ الشعراء - رکوع ۱۰ - ۱۱ - ۱۲

حضرت نوح علیہ السلام کا ملک دجلہ فرات میں تھا - وہاں کے رہنے والے بڑے عیش میں تھے - جیسے کہ آجکل یوروپ و امریکہ کا حال ہے ان کی دولتمندی کا یہ حال ہے کہ سنکھ در سنکھ تک گنتی ہے نہیں اور عرب میں تو بس ۱ - ۱۰ - ۱۰۰ - ۱۰۰۰ تک ہے - حضرت مسیحؑ نے کہا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا آسان ہے - پر دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا - اسیواسطے انبیاء کے متبعین غریب لوگ ہوتے ہیں - اور نادان اس پر اعتراض کرتے ہیں - چنانچہ حضرت نوحؑ کو بھی کہا - واتبعک الارذلون -

بما کانوا یعملون - حضرت نوحؑ سمجھاتے ہیں - کہ ان غریبوں نے کوئی ایسا عمل کیا - جس سے ان کو نبی کی متابعت کی سعادت حاصل ہوئی - اور تم نے کوئی ایسا عمل کیا - جس کی وجہ سے خدا نے تمہیں یہ توفیق نہ بخشی - اور تم منکر ان رسالت سے ہوئے -

انسان کا سلسلہ اعمال چلتا ہے - اور اس سلسلہ کے مطابق اعمال کا پھل انسان کو ملتا ہے - خشت اول چون نہد معمار کج تا ثریا مے رسد دیوار کج اسی واسطے یہ دعا ہر خطبہ جمعہ میں پڑھی جاتی ہے - نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا - کہ ہمیں اعمال کے بد نتائج سے محفوظ رکھ -

وعبدان قومی۔ یہ لنکونن من المرجومین کے مقابلہ میں انبیاء کا مقابلہ ہے۔

واطیعون۔ جولوگ نبیوں کی اطاعت کے منکر ہیں وہ غور کریں۔ یہاں نور رسول بسنے کتاب اللہ نہیں ہوسکتا۔

اتبنون۔ وہ قوم اسٹیچو اور عالی شان مکان بناتی تھی۔

ریع۔ شرف (اونچی جگہ) طریق (رستے) منظر۔ (عمدہ نظارے کی جگہ)

مصانع۔ جمع مضع جس کے معنے کلین اعلیٰ کوٹھیاں۔

خلق الاولین۔ اولڈ فیشن باتیں ہیں۔

تنحتون من الجبال بیوتا۔ پہاڑوں پر کوٹھیاں بناتے ہو۔

انت من المسحرین۔ یعنی تو بھی کھانے پینے کا محتاج ہے۔ (۲) تم پر کوئی جادو کرگیا (۳) تو جادو دیا گیا ہے۔ تقریر لطیف کرتا ہے۔

مورخہ ۷ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورۃ الشعراء۔ رکوع ۱۳-۱۴)

چار چیزیں بڑی نقصان دہ ہیں (۱) غضب۔ جس سے ہوتے وقت ہوش حواس باطل ہو جاتے ہیں اس کے پانچ علاج ہیں (۱) چلتا ہوا ٹھہر جائے۔ ٹھہرا ہوا بیٹھ جاوے (۳) بیٹھا ہوا لیٹ جاوے (۴) لاحول پڑھے (۵) بائیں طرف تھوک دیوے۔ ٹھنڈا پانی پی لے۔

(۲) شہوت۔ النساء حبائل الشیطان۔ شہوت نے بہت سی مخلوق کو ہاویہ میں ڈالا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من یضمن لی ما بین لحییه وما بین رجلیه اضمن له الجنة

وہ چیز جو دو جبڑوں کے درمیان ہے۔ اور وہ جو رانوں کے درمیان ہے اگر تم ان پر قابو پالو۔ تو میں تمہارے جنت کا ذمہ وار ہوتا ہوں۔

جولوگ شہوت کا خیال رکھتے ہیں وہ جریان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نظر، حافظہ دل کا حوصلہ۔ تمام طاقتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ یہ شہوانی قطر کا نقصان ہے۔ جو اس سے آگے بڑھے۔ وہ سوزاک۔ آتشک میں گرفتار ہوئے ہیں۔

۳۔ حرص وطمع دنیوی۔ اس میں نہ حلال کو دیکھتے نہ حرام کو۔ نہ دیانت نہ امانت اپنے لئے سب کچھ حلال دوسرے کو اس کا حق دینا بھی بار خاطر۔

۴۔ کسل و کاہلی۔ مسلمانوں میں یہ مرض آج کل بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ نماز میں ابن حزم کا مذہب یہ ہے۔ کہ دعا اللّٰھم انی اعوذبک من العجز والکسل کو فرض سمجھتے ہیں۔

عجز کے معنے ہیں اسباب کا جمع نہ ہونا۔ کسل اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینا

۵۔ فرحوا بما عندھم من العلم۔ دوسرے کی تحقیر اور اپنے تئیں بہت کچھ سمجھنا۔ اور اپنے علم پر نازاں ہونا۔

ان رکوعوں میں انہی باتوں کا ذکر ہے۔

لتکونن من المخرجین۔ جب ناصح نے بے جا شہوت سے روکا۔ تو غضب میں آئے یہ دوسرا جوم ہے۔

اصحب الایکة۔ ایک ندی کو کہتے ہیں۔ جو بہتی ہو۔ بن بھی ترجمہ کیا ہے۔

اوفوا الکیل۔ یہ حرص وطمع دنیوی کے چھوڑنے کا وعظ ہے۔

مورخہ ۸ر جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورۃ الشعراء رکوع ۱۵)

عربی مبین۔ کھول کھول کر سنانے والی۔

لفی زبر الاولین۔ دیکھو یسعیاہ کے باب ۲۸ و ۵ کو۔

عن السمع لمعزولون۔ قرآن الہی کتاب ہے کہ شریر اس کے سننے کی بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ چہ جائے کہ دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

وانذر عشیرتک الاقربین۔ مومن پر لازم ہے۔ کہ پہلے اپنی اصلاح کرے پھر اقرباء کو سمجھائے۔ اور ان کو سمجھانا تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقرباء کو خوب سمجھایا۔ پہلے دعوت کی۔ موقعہ نہ ملا۔ تو پھر دعوت کی۔ اور انہیں وعظ کیا۔ پھر جو کسر رہی۔ تو پہاڑ پر چڑھ کر سب کو نام بنام پکارا۔ یہاں تک کہ صبح سے لیکر عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ عصر کے بعد کہا۔ کہ اگر ہم کہدیں کہ مکہ پر دشمن کا لشکر چڑھائی کرنے والا ہے۔

تو تم میری بات کا یقین کرو۔ یا نہیں اونھوں نے کہا۔ کیوں نہیں کہ آپ صادق ہیں اس پر آپ نے کہا انا النذیر العریان۔ میں ڈرانیوالا ہوں۔ دیکھو تم پر عذاب الٰہی آنے والا ہے۔ اپنی عاقبت کی فکر کرو۔ اور اپنے تئیں شیطانی اعمال سے بچالو۔

میں بھی عصر کے بعد تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنے تئیں بے جا غضب شہوت۔ کسل و کاہلی۔ حرص وطمع سے بچالو۔ اسوقت صحابہؓ کی طرح تمہیں موت کا سامنا نہیں۔ بلکہ دین کی خدمت آسان ہے۔ تم قلم چلاؤ۔ تقریر کرو۔ مگر خدا کی رضامندی کے لئے۔

والشعراء۔ وہ لگ بندھ جو بہادری۔ مروت۔ تواضع رحم کی تعریفیں کرتے ہیں۔ مگر خود اپنے اندر وہ باتیں پیدا نہیں کرتے۔ اور جس کی مذمت کرتے ہیں۔ اس سے خود بچتے نہیں۔

ما ظلموا۔ اسوقت ہم پر یہ ظلم ہو رہا ہے کہ اللہ پر اس کے رسول پاک پر اس کی مطہر بیبیوں پر خطرناک حملے ہوتے ہیں۔ اول عیسائیوں کیطرف سے پھر برہموؤں کی طرف سے۔ پھر آریوں کیطرف سے ان کی تردید کیجاوے

یہاں سورۃ الشعراء کے نوٹ ختم ہوئے